ان الدین عند اللہ الاسلام

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

سُلطان عدالت کے کٹہرے میں

ایک شخص نے کسی زمین یا جائیداد کے بارے میں سلطان نورالدین زنگیؒ پر دعویٰ دائر کیا عدالت کا چپراسی عین اس وقت جب کہ سلطان گولے و چوگان کھیل رہا تھا پہنچا سلطان فوراً اس کے ہمراہ قاضی کی عدالت میں حاضر ہوگیا اور قاضی سے کہا کہ اس وقت میں مدعی علیہ کی حیثیت سے آیا ہوں اس لئے میرے ساتھ وہی برتاؤ کیجئے جو عام مدعا علیہ کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ قاضی نے اس کو مدعی کے برابر بٹھا کر فریقین کے بیانات اور شہادتیں سنیں تحقیقات سے جائیداد مدعی کی بجائے نورالدین زنگیؒ کی ثابت ہوئی اس لئے قاضی نے اس کے حق میں فیصلہ کر دیا اس فیصلہ کے بعد سلطان نے متنازعہ فیہ جائیداد اپنی طرف سے مدعی کو ھبہ کر دی۔ اور حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا مجھے معلوم تھا کہ مدعی کا دعوےٰ غلط ہے لیکن صرف اس لئے عدالت میں حاضر ہوگیا تھا کہ یہ خیال نہ کیا جائے کہ میں نے اس پر ظلم کیا ہے۔ اب جب کہ عدالت سے میرا حق ثابت ہوگیا۔ تو میں نے مدعی کو ھبہ کر دیا۔

تاریخ اسلام ندوی صفحہ ۲۷۲ جلد ۲

سرپرست
جانشین شیخ التفسیر
مولانا عبیداللہ انور

زیرِ نگرانی
قائد جمعیت مفکرِ اسلام مولانا مفتی محمود مدظلہ

ایڈیٹر
زاہد الراشدی
قیمت ۵۰ پیسے

ایک از مطبوعات جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان، مرکزی دفتر چوک رنگ محل لاہور فون ۶۷۷۱۵

یادِ رفتگاں

مولانا محمد یوسف حسینیؒ

زاہد الراشدی

جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کی خاطر سرکاری ملازمت کو خیر باد کہہ دیا

ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی غرض سے چنیوٹ جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا کہ لائلپور سے فون پر یہ روح فرسا خبر ملی کہ جمعیت علماء اسلام ضلع لائلپور کے امیر اور بزرگ عالم دین حضرت مولانا مفتی محمد یوسف الحسینیؒ عالم فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ

جنازہ کا جو وقت بتایا گیا اس پر گوجرانوالہ سے لائلپور پہنچنا مشکل تھا۔ اس لئے سیدھا چنیوٹ پہنچ گیا۔ اور قائد محترم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کے خطاب سے بہرہ ور ہو کر دوسرے روز ظہر کے وقت برادرم مولانا سعید الرحمان علویؔ اور برادرم مولانا عزیز الرحمان خورشید مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت کی معیت میں جامع مسجد لائلپور حضرت مفتی صاحب کے صاحبزادگان سے تعزیت کے لئے حاضری دی۔ آپ کے بڑے صاحبزادے مولانا محمد زبیر الحسینی صاحب جو خود بھی اچھا لکھنے والے اور سماجی کارکن ہیں اور حافظ محمد زہیر الحسینی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ کچھ دیر تک حضرت مرحوم کے ذکر خیر کی یہ محفل جمی رہی۔ اور پھر دعائے مغفرت پر اختتام پذیر ہوئی۔ چونکہ خود مجھے مرحوم کے فیوضات سے بہرہ ور ہونے کا موقع نہیں مل سکا۔ اس لئے اسی محفل کے تاثرات قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

مولانا محمد یوسف الحسینیؒ کم و بیش ۷۳ سال قبل ضلع جالندھر کے مشہور شہر نکودر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد میاں امام الدین صاحب زمیندار تھے مولانا محمد یوسفؒ کو ابتداء سے ہی علم دین کا شوق تھا۔ مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی حال گوجرانوالہ کی ایک تقریر سے یہ شوق جذبہ کی صورت اختیار کر گیا کہ انہی کے مشورہ سے گھر بار چھوڑ کر کسی کو بتائے بغیر دیوبند چلے گئے۔ تین چار سال تک گھر والوں کو کچھ پتہ نہ چلا ایک دفعہ بیمار ہوئے تو ساتھیوں اور اساتذہ نے پتہ پوچھ کر گھر اطلاع کر دی۔ اس وقت گھر والوں کو علم ہوا کہ محمد یوسف دار العلوم میں علم دین حاصل کر رہا ہے۔ آپ کے تایا آپ کو دیوبند سے واپس لے جانے کے لئے آئے مگر آپ نے انکار کر دیا۔ گھر سے خطوط آتے اور آپ انہیں پڑھے بغیر محفوظ کر دیتے دورہ حدیث سے فراغت کے بعد تمام خطوں کو پڑھا اور اس طویل عرصہ کے دوران کے گھریلو حالات سے آگاہی حاصل کی۔ دورہ حدیث آپ نے خاتم المحدثین حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحؒ سے کیا۔ فراغت کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کیا اور ٹیچر کی حیثیت سے سرکاری ملازمت اختیار کر لی۔ پہلے جموں میں اور اس کے بعد بنگہ ضلع جالندھر میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا السید حسین احمد مدنیؒ سے بیعت ہوتے ہوئے حضرت مدنیؒ کا معمول یہ تھا کہ رمضان شریف آسام میں گذارتے تھے۔ مولانا محمد یوسف نے بھی یہ مبارک ماہ اپنے شیخ کی خدمت میں گذارنے کا معمول بنا لیا اور حضرت الشیخؒ کے ساتھ اکثر اسفار میں بھی شامل رہتے۔ سرکاری تعطیلات کا اکثر حصہ بھی شیخ مدنیؒ کی خدمت میں گذرتا۔ اس طرح آپ نے جی بھر کر اپنے یگانہ روزگار شیخ کے فیوضات سے استفادہ کیا۔ سرکاری ملازمت کے دوران بنگہ میں قادیانیت کے خلاف تبلیغی محاذ قائم کیا اور سادہ لوح مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے شبانہ روز جدوجہد کی۔ اسی دوران ایک قادیانی گھرانہ آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ جوان دنوں جڑانوالہ میں آباد ہے قادیانیت کے خلاف سرگرم جدوجہد پر سرکار کی طرف سے بار بار جواب طلبی اور پھر معطلی کا نوٹس ملا۔ حضرت الشیخ مدنیؒ نے اپنے مکتوب میں فرمایا کہ "اسے مشیت ایزدی سمجھیں اور مشن کو نہ چھوڑیں"۔ چنانچہ آپ نے شیخ کے ارشاد کے مطابق ملازمت کو مشن پر قربان کر کے ایمانی غیرت و حمیت کی لازوال مثال قائم فرمائی۔ مولانا محمد یوسفؒ کی تبلیغی سرگرمیوں کے دوران ایک سکھ نے آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہو کر آپ سے ہی علم دین حاصل کیا۔ یہ مولانا ہدایت اللہ نومسلم تھے۔ جو حضرت مدنیؒ سے بیعت ہوئے۔ اور اسلام کے پرجوش مبلغ تھے گذشتہ سال ان کا انتقال ہو گیا۔

قادیانی خلیفہ حکیم نور الدین کے نواسے اور قرآنی مضامین کے بارے میں شاندار کتاب "تسہیل الفرقان" کے مصنف مولانا ابو البشیر محمد حسین پالوا کراچی نے بھی آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ الغرض آپ کی تبلیغی خدمات مثبت اور دور رس تھیں۔

آپ کی شادی بھی عجیب انداز سے ہوئی۔ حضرت مدنیؒ کے قریبی ساتھی حکیم مشتاق احمد سہارنپوری نے بیٹی کے لئے حضرت مدنیؒ سے رشتہ کی تلاش کا ذکر کیا۔ شیخؒ نے فرمایا میری نظر میں ایک مناسب رشتہ ہے۔ حکیم صاحبؒ فرمانے لگے "بس حضرت فیصلہ ہو گیا" حضرت مدنیؒ نے مولانا محمد یوسفؒ کو بلایا اور ایک مبارک تقریب میں شادی کی سنت انجام پائی۔ اس تقریب میں امیر التبلیغ حضرت مولانا محمد الیاسؒ اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مدظلہ بھی شریک تھے۔

قیامِ پاکستان کے بعد مولانا محمد یوسفؒ اپنے شاگرد مولانا مولانا ہدایت اللہ نومسلمؒ کی دعوت پر میاں چنوں آ گئے۔ اور ایک صاحب کے ساتھ اشتراک کر کے کاروبار شروع کر دیا۔ مگر یہ کاروبار راس نہ آیا اور اس کے خسارے میں گھر کا سامان تک بیچنا پڑ گیا۔

کاروبار کی لائن چھوڑنے کے بعد مولانا غلام حیدر (مبلغ تحفظ ختم نبوت اسلام آباد) کے مشورہ سے لائلپور آ گئے اور ایم سی ہائی سکول پھر سٹی مسلم ہائی سکول میں ملازمت اختیار کر لی۔ جس کا سلسلہ وفات سے سات سال قبل جاری رہا۔

۱۹۵۲ء میں مرکزی جامع مسجد میں نائب خطیب کی حیثیت سے آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ صبح کا درس۔ فجر اور مغرب کی نماز اور خطیب کی عدم موجودگی میں خطبہ جمعہ آپ کے ذمہ تھا۔ مرض الوفات تک اس ذمہ داری کو بحسن وخوبی نبھایا۔ دوسرے مقامات سے لوگوں نے زیادہ تنخواہ اور سہولتوں کی پیش کشیں کیں مگر آپ نے آخر دم تک کوئی پیش کش قبول نہ کی۔ اور اسی مسجد کے جیسے تیسے رہائشی مکان میں زندگی گذار دی۔

اکابر کے ساتھ محبت و عشق تو آپ کو شروع سے تھا۔ اسی جذبہ کے ساتھ اکابر و اسلاف کی یادگار جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ وابستہ رہے۔ لائلپور میں جمعیت کی تنظیم نو میں آپ کے فرزند حافظ محمد زہیر الحسینی پیش پیش تھے۔ جمعیت کی تنظیم مکمل ہوئی تو مولانا محمد یوسفؒ کو امیر ضلع منتخب کیا گیا۔ اور آخر دم تک آپ امیر ضلع کی حیثیت سے جماعتی کارکنوں کی سرپرستی فرماتے رہے۔

آپ کی زندگی سادگی۔ علم دوستی۔ وضعداری۔ مشن کے ساتھ لگاؤ۔ اکابر سے والہانہ محبت اور دین و ملت کی بے لوث خدمات کا جیتا جاگتا مظہر تھی۔ آپ نے اپنی اولاد کو بھی اسی رنگ اور سانچہ میں ڈھالنے کی سعی فرمائی۔ آپ کے چار لڑکے ہیں۔ محمد زبیر الحسینی، محمد زہیر الحسینی، محمد عمیر الحسینی اور حسین احمد اوّل الذکر دونوں حافظ القرآن ہیں۔ اور زہیر الحسینی صاحب ایک سماجی کارکن اور اچھا لکھنے والے کے طور پر لائلپور کے سماجی۔ ادبی اور سیاسی حلقوں میں متعارف ہیں۔ مولانا محمد عمیر الحسینی نے جامعہ مدنیہ لاہور سے دورہ حدیث کیا۔ ان کے علاوہ ایک صاحبزادی بھی ہیں جو شادی شدہ ہیں۔

الغرض مولانا محمد یوسفؒ نے ساری زندگی اکابر کی پیروی اور حق و صداقت کی آبیاری میں گذار دی اور اس راہ میں مشکلات و مصائب کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس حالت میں خالق حقیقی سے جا ملے کہ زمانہ اپنی تمام تر فتنہ سامانیوں کے باوجود مرتے دم تک آپ سے اکابر کا دامن اور قافلہ حق کی رفاقت نہ چھڑا سکا۔

اللہ تعالیٰ انہیں اپنی خصوصی رحمتوں اور برکتوں سے نوازیں۔ اور ان کے چاروں بیٹوں کو اور ہم سب کو ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دینِ حق کی خدمت کی توفیق عطا فرمائیں۔

(آمین یا الٰہ العالمین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۹۴ھ

مطابق

۸ فروری ۱۹۷۴ء

شمارہ ۵

جلد ۱۷

قیمت ۵۰ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ ۲۵/۰ روپے

ششماہی ۱۳/۰ روپے

سہ ماہی ۷/۰ "

ٹیلیفون ۶۷۷۱۵

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور

مدیر

زاہد الراشدی

تقسیم ہند کی معقولیت سے انکار

وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے گذشتہ روز لاہور میں اخباری نمایندوں سے گفتگو کرتے ہوئے یہ عجیب و غریب انکشاف فرمایا ہے کہ "پاکستان مذہبی ملک نہیں ہے" اور "کسی ملک کے سیکولر ہونے سے اس کے اسلامی مزاج میں کوئی فرق نہیں پڑتا"۔
(مشرق لاہور یکم فروری ۷۴ء)

خدا جانے مذہب کے نام سے بھٹو صاحب کی اس جھجک کا پس منظر کیا ہے، حالانکہ اس حقیقت سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں کہ پاکستان مذہب کے نام پر "لا الٰہ الا اللہ" کا نعرہ لگا کر قائم کیا گیا تھا اور جن لوگوں نے پاکستان کے قیام کے لئے بے پناہ قربانیاں دیں، ان کے پیش نظر صرف یہی مقصد تھا کہ پاکستان اسلام کے لئے بن رہا ہے، جہاں اسلام کی حکمرانی ہوگی، قرآن و سنت کا بول بالا ہوگا اور ہم اپنے مذہب کے مطابق آزادی سے زندگی بسر کر سکیں گے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی اور تحریک پاکستان کے علمبردار ایک ہاتھ میں قرآن کریم اور دوسرے ہاتھ میں حدیث پکڑ کر اسے پاکستان کا قانون و آئین بنانے کا اعلان نہ کرتے تو یہ پاکستان کبھی معرضِ وجود میں نہ آتا۔

پھر برصغیر کی تقسیم کی منطقی بنیاد بھی صرف مذہب ہے۔ اگر مذہب کو درمیان سے ہٹا دیا جائے تو تقسیم ہند کی کوئی معقول وجہ متعین نہیں کی جا سکتی۔ آخر برصغیر کے دوسرے باشندوں کے ساتھ ہمارا کیا اختلاف تھا، جس کی بنا پر ہم علیحدگی پر مجبور ہوئے؟ رنگ نسل زبان اور جغرافیہ کے رشتے تو ان کے ساتھ آج بھی قائم ہیں جن سے انکار نہیں کیا جاسکتا

جب برصغیر کی تقسیم اور پاکستان کے قیام کی بنیاد صرف مذہب ہے تو پاکستان کی مذہبی حیثیت سے انکار کو تقسیم ہند کی معقولیت سے انکار کے سوا اور کیا عنوان دیا جا سکتا ہے

پاکستان کے نظریاتی اور مذہبی ریاست ہونے سے گذشتہ چھبیس برس میں کسی نے انکار نہیں کیا حتیٰ کہ مرحوم لیاقت علی خانؒ جن کی طرف بھٹو صاحب نے "پاکستان مذہبی ملک نہیں ہے" کا جملہ منسوب کیا ہے انہوں نے خود دستور ساز اسمبلی میں قرارداد مقاصد منظور کرائی جو دستور سازی کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے اور خود بھٹو صاحب نے اسے آئین کا دیباچہ بنایا ہے۔ اس قرارداد مقاصد کا ابتدائیہ ملاحظہ فرمائیں۔

"چونکہ تمام کائنات کا اقتدار اعلیٰ صرف خداوند تعالیٰ کی عظیم ذات کو حاصل ہے اس لئے جو اختیارات اپنی حدود میں رہ کر پاکستان کے عوام نے استعمال کرنے ہیں وہ ان کے پاس خداوند تعالیٰ کی طرف سے مقدس امانت ہیں اور پاکستان کے عوام کی مرضی ہے کہ وہ ایسا نظام بنائیں۔

* جس میں ریاست تمام اختیارات اور طاقت کا استعمال عوام کے نمایندوں کے ذریعے کرے
* جس میں جمہوریت، آزادی، مساوات، رواداری اور معاشرتی انصاف کے اصولوں کا اسلام کے احکامات کے مطابق پاس کیا جائے گا۔
* جس میں مسلمان اس قابل ہوں گے کہ اپنی زندگیوں کو انفرادی و اجتماعی دائروں میں اسلام کی ہدایات اور ضروریات کے مطابق ڈھال سکیں وہ ہدایات جن کا پتہ قرآن پاک اور سنت نبویؐ سے ملتا ہے"۔

قرارداد مقاصد کے اس واضح تعین کے بعد اس امر میں شک و شبہ کی کونسی گنجائش باقی رہ جاتی ہے کہ پاکستان ایک مذہبی نظریاتی ریاست ہے اور اس کا نظام اسلام کی ہدایات اور قرآن و سنت کے فرمودات پر مبنی ہوگا۔

اور اب تو خود بھٹو صاحب کے پیش کردہ آئین میں یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے کہ:۔
"پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا"۔ "قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون نافذ نہیں ہوگا" اور "پہلے سے نافذ قوانین کو بتدریج اسلام کے مطابق بنایا جائے گا"۔

الغرض تحریک پاکستان کی نظریاتی جدوجہد، قرارداد مقاصد اور آئین کی واضح تصریحات اس امر کا اعتراف کرتی ہیں کہ پاکستان ایک نظریاتی مذہبی ریاست ہے۔ اور ہمیں یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

از باقر جاکھی بہاولپور

اسلام میں حاکم کے اختیارات

جتنے قوانین اس وقت دنیا میں پائے جاتے ہیں ان سب پر اسلام کو اس لحاظ سے بھی فوقیت حاصل ہے کہ اس میں حاکم کے اختیارات کی تحدید کا نظریہ موجود ہے۔ اسلام کسی ایسے شخص کو مسند اقتدار پر بٹھانے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہے جو زمام کار ہاتھ میں لینے کے بعد اس کے دائرہ اختیار سے باہر نکل جائے. اور اس راہ پر چلنا شروع کر دے جو اس کی مخالف سمت کو جاتی ہے بلکہ وہ اقتدار کی باگ ڈور صرف اس آدمی کے ہاتھ میں دینا ہے جو اس کی حدود سے باہر نہ نکلے اور اپنی غیر مسئول حیثیت کو ختم کرکے خود کو عوام کی جواب دہی کے لئے تیار رکھے اسلام سے پہلے دنیا میں جتنی حکومتیں قائم ہوتی رہیں ان سب میں حاکموں کے اختیارات کے استعمال میں کھلی چھٹی ہوتی تھی وہ کسی کی رائے کی پرواہ کئے بغیر تمام کاروبار حکومت اپنی مرضی سے چلاتے تھے لوگ ان کے غیر محدود اختیارات سے اتنے بوکھلا اٹھتے کہ غلط سے غلط کام میں بھی اُن کی راہ میں مزاحم نہ ہو سکتے اور پھر خوف بڑھتے بڑھتے ان کی فکری قوتوں کو اتنا مضمحل کر دیتا کہ وہ ہر قسم کا خطرہ مول لے لیتے مگر حاکم سے کسی بات کی شکایت نہ کرتے۔ اس جبر وستم کا نتیجہ یہ نکلتا کہ وہ جب تک مسندِ اقتدار پر جمے رہتے لوگ اُن سے شدید نفرت کرنے کے باوجود بھی اُن کے حکم کے آگے جھکے رہتے اور جب دیکھتے کہ اُن کے اقتدار کو اندر سے گھن لگ چکا ہے اور وہ پوری طاقت صرف کرنے کے باوجود بھی اُسے عوام کی دستبرد سے نہیں بچا سکتے تو اُن کے دبے ہوئے جذبات بھڑک اٹھتے اور وہ اسے اقتدار سے الگ کرکے کسی دوسرے کو مسندِ اقتدار پر بٹھا دیتے۔ اس طاقت کے بل پر قائم ہونے والے اقتدار میں ایک اور خرابی یہ پیدا ہو جاتی کہ جب کوئی عنانِ اختیار ہاتھ میں لیتا تو وہ پہلے سے بنے ہوئے راستے پر چلنے کے بجائے خود ہی راہِ عمل بناتا اس لئے وہ کسی قانونی پابندی کی پرواہ کئے بغیر منہ زور گھوڑے کی طرح آگے بڑھتا چلا جاتا اسلام نے آکر اس آمرانہ طرزِ حکومت کو بدل ڈالا اور اس کے بجائے ایک ایسے نظام حکومت کی بنیاد ڈالی، جو انسانی فطرت کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ ایک ایسے معاشرے کو بھی معرضِ وجود میں لے آیا جس میں بڑے سے بڑا حاکم بھی رعایا کے کسی ادنیٰ فرد کے حقوق غصب کرنے کا تصور نہیں کر سکتا تھا اس نے پہلا قدم رکھتے ہی حاکم و محکوم کے باہمی تعلقات کی نوعیت بدل ڈالی اس نے حاکم کے اُن تمام اختیارات کو سلب کرکے اپنے ہاتھ میں لے لیا جن کے غلط استعمال سے اس نے عوام کی زندگی اجیرن کر رکھی تھی اس نے محکوم کے ذہن سے یہ تصور ہمیشہ کے لئے نکال دیا کہ وہ معاشرے کا ایک ایسا فرد ہے جسے اس کے بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اسلام نے کھل کر لوگوں سے کہہ دیا کہ وہ امیر مملکت کے انتخاب میں پوری طرح آزاد ہیں۔ جسے وہ اپنی نگاہوں میں صحیح العمل سمجھتے ہیں اسے اپنا امیر مقرر کر سکتے ہیں اگر وہ اس کام کو انجام دیتے وقت کسی دباؤ یا لالچ میں آکر کسی آدمی کا انتخاب کر بیٹھیں تو اس غلطی کے نتیجہ میں نہ صرف دنیا میں مصائب و آلام کا سامنا کرتے رہیں گے بلکہ آخرت میں بھی اس بد اندیشی کی ضرور سزا پائیں گے اس لئے کسی ایسے شخص کو مسندِ اقتدار پر نہ بٹھائیں جو فاسقانہ نظام کے اوضاع و اطوار میں ڈھل چکا ہو بلکہ اس آدمی کے ہاتھ میں اقتدار کی باگ ڈور دیں جو یہ تسلیم کرتا ہو کہ خدا اس کا حاکم ہے اسی کی ہدایت اس کے لئے دستورِ زندگی ہے۔ اسی کے احکام اس کے لئے قانون ہیں وہ اسی کو خیر مانیں گے جسے خدا خیر بتائے گا اور اسی کو شر تسلیم کریں گے جسے خدا شر کہے گا صحیح و غلط جائز و ناجائز وہ خدا ہی سے لے گا اور اپنی آزادی کو ان حدود کے اندر محدود رکھے گا جو خدا اس کے لئے کھینچ دے گا ان سب باتوں کو بنیادی طور پر تسلیم کرنے کے بعد وہ عوام کے سامنے اس بات کا عہد کرے گا کہ اگر مسلمانوں کی طرف سے اُسے بارِ امانت اٹھانے کے لئے کہا گیا تو وہ اس بوجھ کو اٹھانے کی پوری کوشش کریگا اور اس راہ سے کسی وقت بھی انحراف نہیں کرے گا جو شریعت نے اس کے لئے مقرر کر دی ہے شریعت نے حاکم کی اُن تمام ذمہ داریوں کو پوری صراحت سے بیان کر دیا ہے جو ایک ایک امیر کی حیثیت سے اس پر عائد ہوتی ہے۔ حاکم کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ کاروبار حکومت چلانے میں حضورؐ کی نیابت کا حق ادا کرے لوگوں کے اجتماعی معاملات اور داخلی خارجی مسائل کو شریعت کے مطابق حل کرتا رہے اس اہم کام کے سرانجام دینے میں وہ اُن تمام وسائل و ذرائع کو اختیار کر سکتا ہے جن کے استعمال سے شرعی احکامات کے نفاذ میں ذرا سی بھی مدد مل سکتی ہے مگر اتنے وسیع اختیارات حاصل کرنے کے معنی یہ ہرگز نہیں کہ وہ ان کا استعمال بھی اپنی مرضی سے کرنا شروع کر دے اور قانونی حدود کو توڑ کر جدھر منہ اٹھائے بڑھتا چلا جائے بلکہ اس کی حیثیت بھی اسلامی معاشرے میں ایک عام آدمی کی ہوگی اور قانون کی نگاہ میں بھی اسے عوام پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہوگی قرآنِ کریم نے مختلف مقامات پر ان باتوں کو بڑی صراحت سے بیان فرمایا ہے۔

اور یہ فرمایا کہ حکم کر اُن میں موافق اس کے جو کہ اتارا اللہ نے۔ (المائدہ ۴۹)

پھر ہم نے رکھا تجھ کو ایک راستہ پر دین کے کام کے سو تو اسی پر چل اور مت چل خواہشوں پر نادانوں کی (الجاثیہ ۱۸)

اور جو کوئی حکم نہ کرے اس کے موافق جو کہ اللہ نے اتارا سو وہی لوگ ہیں کافر (المائدہ ۴۴)

اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسولؐ کا اور حاکموں کا جو تم میں سے ہوں پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اس کو رجوع کرو طرف اللہ کے اور رسولؐ کے اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر یہ بات اچھی ہے اور بہت بہتر ہے اس کا انجام (النساء ۵۹)

حدیث شریف میں ہے۔

۱ ان امور میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں جن سے خالق کی نافرمانی ہوتی ہو۔

۲۔ اطاعت صرف معروف (نیکی) امور میں ہے۔

۳۔ وہ حاکم جو تمہیں گناہ کا حکم دے نہ اس کی بات سنی جائے نہ کہنا مانا جائے۔

۴۔ افضل الشہداء ایک تو حمزہؓ بن عبدالمطلب ہیں اور دوسرا وہ شخص جو ظالم حاکم کے سامنے اُٹھ کر اسے نیک بات کہے اور بدی سے روکے اور مارا جائے۔

۵ بہترین جہاد یہ ہے کہ ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق کہا جائے۔

حاکم پر اتباع شریعت کے لزوم اور فیصلوں میں اس کے نصوص کو ملحوظ رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ اس کے تمام اختیارات نصوص شریعت میں محدود ہیں شریعت جنہیں جائز قرار دے صرف وہی امور اس کے دائرہ اختیار میں داخل ہیں اور جو اس لحاظ سے ناجائز ہوں اُن پر اسے کوئی اختیار نہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ شریعت کی رو سے جو چیز ایک عام فرد کے لئے جائز ہے حاکم کے حقوق و واجبات اور حدودِ اختیارات کی اس تصریح کے بعد شریعت نے اُسے اپنی حدود سے تجاوز کرنے پر جوابدہ بھی قرار دیا ہے خواہ اس نے یہ غلطی جان بوجھ کر کی ہو یا غفلت کے سبب سے اُس سے یہ چُوک ہوئی ہو۔ بہرحال جو صورت بھی ہو حاکم کی مسئولیت کی یہ دفعہ اصول شریعت کا ایک منطقی تقاضا تھی کیونکہ شریعت نے تمام حقوق و واجبات بیان کرنے کے بعد اس پر یہ پابندی عائد کی ہے کہ وہ عام لوگوں میں ایک عام آدمی کی طرح رہے اور حاکمیت کی بنا پر معاشرے میں نمایاں حیثیت حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے۔ اس لحاظ سے اصولی طور پر عدل و انصاف کا تقاضا بھی یہی تھا کہ جب قانون کی نگاہ میں حاکم و محکوم اور امیر و غریب سب برابر حیثیت رکھتے ہیں تو پھر حاکم کو یہ اختیار کیسے دیا جا سکتا ہے کہ وہ دوسروں کو تو خلاف شرع کام کرنے پر فوراً قانون کے حوالے کر دے اور خود عہدے کے بل پر اس کے دائرہ اختیار سے باہر نکل جائے۔

اس سلسلہ کی سب سے آخری بات یہ ہے کہ جس طرح عوام کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنا حاکم اپنی مرضی سے مقرر کر سکتے ہیں اسی طرح انہیں یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ وہ حاکم کو اس کے فسق و فجور نااہلی اور غلط طرزِ عمل کی وجہ سے اقتدار سے علیحدہ بھی کر سکتے ہیں۔ (باقی صفحہ ۱۰ پر)

ارشادات - قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود

رپورٹ شیخ محمد یعقوب

بھٹو سیاسی بازی ہار گئے

ظلم کے ذریعہ حکومت بھٹو صاحب کی سیاسی شکست کا واضح ثبوت ہے

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ۲۰ جنوری کو ملتان پہنچے تو انہوں نے رحیم یار خاں اطلاع فرمائی کہ منگل کو وہ رحیم یار خاں کا دورہ کریں گے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے جیالے اور بہادر کارکنوں نے ایک دن کے نوٹس پر استقبال اور جلسے کا اہتمام کیا۔ مفتی صاحب اپنے رفقاء کے ساتھ چوک ظاہر پیر پہنچے تو ضلع کے امیر مولانا غلام ربانی صاحب نے ایک جلوس کی معیت میں آپ کا خیر مقدم کیا۔ اسٹیج موجود تھا، مفتی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے میں آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے والہانہ جوش و جذبات سے میرا استقبال کیا ہے۔ آپ کے جوش و جذبات میں جو بے چینی کا رنگ پایا جاتا ہے۔ یہ مسلسل محرومیوں کا نتیجہ ہے۔ مہنگائی اس قدر بڑھ چکی ہے کہ غریب آدمی بہت پریشان ہے۔ رشوت ستانی زوروں پر ہے اور ہر قدم پر دھاندلیاں کی جاتی ہیں۔ دوسری طرف حکومت کا ظلم ہے۔ عوام میں قوت مزاحمت شل کی جا رہی ہے۔ مایوسی اور بے دلی کی فضا ترقی کرتی جا رہی ہے۔ حکومت نے سیاسی انتقام کے طور پر غریبوں کو دبایا ہے۔ مزدوروں پر گولیاں چلائی ہیں اور طلباء کو برسرعام ننگا کر کے پیٹا گیا ہے۔ حکومت کی گولیوں سے دو سالوں میں اس قدر لوگ مر گئے۔ کہ ۲۶ سال میں اتنے نہیں مرے تھے۔

انتظامیہ پر دباؤ

ملازم پیشہ لوگوں کی سنیارٹی ختم کر دی گئی ہے۔ پارٹی کا ایک ورکر جسے کوئی تجربہ نہیں مجسٹریٹ بنا دیا جاتا ہے۔ فارن سیکرٹری بنا دیا جاتا ہے۔ اس طرح ملازموں کو یہ تاثر دیا گیا ہے کہ ہماری منشاء کے خلاف کوئی کام کیا تو نوکری کی خیر نہیں میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اور اپیل کرتا ہوں کہ آپ اس ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں، متحد ہوں اور منظم ہوں۔ آپ کے تعاون سے ہم انشاء اللہ عوام کے مسائل حل کریں گے۔ مہنگائی ختم ہوگی۔ ظلم کے تمام راستے بند کر دیئے جائیں گے۔

میں جانتا ہوں کہ اسلامی انقلاب ہم نے برپا کرنا ہے آپ نے اس جگہ جمع ہو کر اس اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ مجھے یہ فخر حاصل ہے کہ جب مجھے تھوڑے سے اختیارات ملے، میں نے عوام کے لئے چند اقدامات کئے اور اب بھی انشاء اللہ موقع ملا تو بہت کچھ کرنا ہے۔ میں نے قوم کے مفادات کا سودا نہیں کیا کسی پر ظلم نہیں کیا۔ بے انصافی نہیں کی۔ وقت آنے پر آپ کے جذبات اور احساسات کے پیش نظر نظام حکومت میں تبدیلیاں ہوں گی۔ مصائب کا یہ دور ختم ہوگا اور عوام خوشحال ہوں گے میں آگے جا رہا ہوں زیادہ لمبی تقریر ممکن نہیں۔ آخر میں میں آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ ایک مسافر کے خیر مقدم کے لئے دور دراز سے آئے اور اس کی حوصلہ افزائی کی۔

شاندار خیر مقدم

ظاہر پیر چوک سے کاروں اور بسوں کا یہ قافلہ رحیم یار خاں کی طرف روانہ ہوا۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کے بوڑھے جرنیل حضرت مولانا غلام ربانی صاحب اس قافلے کے سالار تھے۔ جب یہ قافلہ بہادر پور چوک پہنچا تو لوگوں کے ایک بڑے ہجوم نے جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد، پاکستان زندہ باد اور مفتی اعظم زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے استقبال کیا پٹھانوں نے اپنی مجاہدانہ روایات کے مطابق ہوائی فائرنگ کر کے اپنے قائد کو سلامی دی۔

قافلہ اور آگے بڑھا تو ٹل ایریا کے چوک میں رحیم یار خاں کے عوام نے گروں اور پٹاخوں سے مفتی صاحب کی تشریف آوری کی اطلاع دور دور تک پہنچا دی۔ یہاں ایک بہت بڑے جلوس کی صورت میں قائد جمعیۃ کو شہر سے جایا گیا۔ نوجوان جوش جذبات میں اچھل رہے تھے اور ہر طرف جمعیۃ علماء اسلام کے پرچم ہی پرچم نظر آ رہے تھے۔ مفتی صاحب کی کار کے ساتھ نوجوان بھاگ رہے تھے اور نعرے لگائے جا رہے تھے۔ اس جوش و خروش کے ساتھ جلوس کمیٹی باغ پہنچ گیا اور لوگ جلسہ گاہ میں چلے گئے۔ مفتی صاحب اور جماعت نماز کی ادائیگی اور کھانے کے لئے خان غلام قادر خاں صاحب کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ جلسہ شروع ہونے پر جمعیۃ طلباء اسلام ضلع رحیم یار خاں کے صدر امام بخش مظہر نے تقریر کی اور ان کے بعد قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری بار ایسوسی ایشن ضلع ملتان نے خطاب کیا۔ قراردادیں پیش کی گئیں جو کہ اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔ نماز ظہر کے بعد مفتی صاحب جلسہ گاہ پہنچے اور اپنے مخصوص انداز میں عوام سے مخاطب ہوئے۔

جلسہ عام سے خطاب

قائد جمعیۃ نے فرمایا کہ ہمارا ملک پاکستان معاشی لحاظ سے بہت پسماندہ ہے۔ عوام کو ضروریات زندگی بہت گراں ملتی ہیں اور معاشی حالات روز بروز بگڑتے جا رہے ہیں۔ ملک میں بدامنی پھیل رہی ہے۔ کسی کی جان و مال محفوظ نہیں۔ خوف و ہراس اور غنڈہ گردی ہر طرف پاؤں پھیلا رہی ہے اور ہر روز قتل کے واقعات ہوتے ہیں۔ چوریاں بڑھ گئی ہیں۔ ڈاکہ زنی کے واقعات بڑھ رہے ہیں۔ مہنگائی اس قدر بڑھ گئی کہ جینا محال ہو گیا ہے۔ خوف و ہراس اس قدر بڑھ گیا ہے کہ لوگ ڈرنے لگ گئے ہیں۔ اس صورت حال میں ہم نے یہ سوچا ہے اور فیصلہ کیا ہے کہ اس ظلم کا مقابلہ کریں گے۔ مقابلہ میں چاہے ہماری آواز کتنی کمزور سہی۔ ہم آواز اٹھائیں گے اور عوام کو آگے بڑھ کر اس ظلم کو ختم کرنے کی دعوت دیں گے۔ اس ظلم کے دفاع کے لئے ہم مجبور ہیں۔ میں آپ سے کہوں گا کہ آپ آگے بڑھیں میں آج پوری پاکستانی قوم کو دعوت دیتا ہوں کہ میدان میں آ کر پاکستان کی مظلوم قوم اور پاکستان کے بقاء کے لئے قربانیاں پیش کریں۔ آج ہمارا مقابلہ ظلم کے ساتھ ہے۔ ایک طرف ظلم ہے، تشدد ہے، بربریت ہے۔ آمریت ہے، ڈکٹیٹر شپ ہے اور دوسری طرف جمہوری اقدار کے تحفظ کا پاکیزہ جذبہ۔

ایک طرف جمہوریت ہے۔ اسلامی تہذیب و ثقافت اور دوسری طرف یورپی تہذیب، یورپ کی ثقافت اور طور طریقے ہیں۔ آپ نے فیصلہ کرنا ہے کہ آپ نے کس کا ساتھ دینا ہے اور ظالم کون ہے۔ آمریت اور فسطائیت کو کس نے مسلط کیا ہے۔ ظلم کو کس نے بڑھایا ہے۔ غنڈہ گردی کی حوصلہ افزائی کس نے کی ہے۔ رشوت ستانی اور سمگلنگ کا ذمہ دار کون ہے یہ فیصلہ آپ کریں گے کہ آپ پاکستان میں اسلامی تہذیب اور جمہوری اقدار چاہتے ہیں یا مغربی تہذیب اور آمریت!

آئین پر عمل کرو

میں کسی کے خلاف غلط الزام نہیں لگاتا۔ کسی کو بدنام نہیں کرتا۔ دلائل سے بات کرتا ہوں۔ آئین نے ہم کو تحریر کی آزادی تقریر کی آزادی، نقل و حرکت اور اجتماعات کی آزادی دی ہے ہم نے آئین کے مطابق لیاقت باغ میں جلسہ کرنا چاہا۔ روز روشن میں دو بجے دن جلسہ گاہ کو گھیر لیا گیا۔ گولیاں چلائی گئیں پسول کو چلایا گیا۔ دریوں کو، شامیانوں کو آگ لگائی گئی۔ لوگوں پر گولیوں کی بارش ہوئی۔ آگ لگانے والے بم برسائے گئے ہر طرف خوف ہی خوف تھا، خون تھا۔ بے شمار لوگ زخمی ہوئے دس بارہ آدمی مارے گئے۔ ہمارا جلسہ نہ ہونے دیا گیا آج تک اس اتنے بڑے واقعہ پر نہ کسی ایک شخص کو گرفتار کیا گیا اور نہ کوئی تحقیقات عدالتی سطح پر ہوئی۔

منڈی بہاؤ الدین اور دوسرے اضلاع سے جو غنڈے ظلم ڈھانے کے لئے منگوائے گئے تھے، بلوائے گئے تھے ان میں سے کئی چند مارے گئے تو اس وقت کے مرنے والوں کو اسی وقت کے گورنر نے ان کے گھروں پر بھیجا اور ان کو ہزاروں روپے دیئے گئے۔ اور ہمارے جو آدمی شہید ہوئے ان کو نہ معاوضہ دیا گیا اور نہ کوئی پوچھنے آیا۔ میں حکومت سے پوچھتا ہوں کہ ایسا کیوں!

میں اپنے زخمی دل کا درد اور قلق اپنی قوم کے سامنے نہ رکھوں تو اور کیا کروں۔ میرا حق ہے کہ میں اپنی قوم کو حالات بتاؤں۔ راولپنڈی کے سانحہ کے بعد ہم پاکستان کے ایک شہری کی حیثیت سے ایک ...... ایک مسافر کی حیثیت سے گاڑی میں سفر کر رہے تھے۔ گوجرانوالہ اور وزیر آباد کے ریلوے اسٹیشنوں پر ہم پر حملہ کیا گیا، گویا

چلائی گئیں، دستی بم پھینکے گئے۔ ہمارے آدمی زخمی ہوئے۔

تحریک جمہوریت

ان مظالم سے تنگ آکر ہم نے فیصلہ کیا کہ ظلم کے خلاف تحریک چلائی جائے۔ یہ تحریک جمہوری اقدار کے بقا کے لئے تھی۔ سیلاب میں عوام کے ساتھ جو زیادتیاں ہوئیں اس کے ذمہ دار تم ہو۔ تمہاری غلط منصوبہ بندی سے نقصان ہوا اور لوگ تباہ حال و پریشان ہوئے۔

ہم نے تو ظلم کے سیلاب، مہنگائی کے سیلاب، رشوت اور سمگلنگ کے سیلاب کے سامنے بند باندھنے کی کوشش کی اور قربانیاں دیں۔

میں سلام عقیدت پیش کرتا ہوں ان نوجوانوں کو جنہوں نے اس تحریک میں قربانیاں دیں۔ ان کی ذاتی غرض کوئی نہ تھی اور نہ کوئی ذاتی مقصد تھا۔ انہوں نے پوری قوم کے لئے قربانیاں دیں۔ کوئی بھی سیاسی کارکن قوم سے لاتعلق ہونے کے لئے تیار نہیں۔ ہم نے جلسوں کا پروگرام بنایا تھا۔ پنجاب کی حکومت جو اپنے آپ کو بہت مضبوط حکومت قرار دیتی ہے اس نے بلاوجہ ہمارے کارکنوں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا ان پر لاٹھیاں برسائیں، تشدد کیا۔ زمین پر لٹایا اور ننگا کیا گیا۔

حکومت نے خود قانون کے خلاف حرکتیں کیں اور پرامن شہریوں پر لاٹھیاں برسائیں۔ آپ غور کریں اپوزیشن کے لوگ کیا کریں۔ ریڈیو ان پر بند، اخبارات کے صفحات ان پر بند۔ جلسے وہ نہ کریں۔ دفعہ ۱۴۴ کی پابندیاں۔ ان حالات میں اپوزیشن تحریک کا فیصلہ کرے تو کیا وہ حق بجانب نہیں ؟

بم کون پھینکتا ہے ؟

آپ دیکھیں بلوچستان میں کیا ہو رہا ہے۔ لوگوں کو کس بیدردی سے مارا جاتا ہے۔ گولیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے صوبہ سرحد میں بم پھینکے جا رہے ہیں۔ میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں۔ انکوائری کی جائے کہ بم کون پھینکتا ہے ؟

میں الزام لگاتا ہوں کہ حکومت کے کارندے خود بم پھینک رہے ہیں تاکہ بہانہ بنا کر جمعیۃ اور نیپ کے زیادہ سے زیادہ کارکن گرفتار کر لئے جائیں۔ میں انتباہ کرتا ہوں کہ اگر کوئی ہاتھ پیچھے پاکستان کو کاٹنا چاہتا ہے تو اس ہاتھ کو کاٹ دیا جائے گا۔

جن لوگوں نے پاکستان کو توڑا ہے لوگ ان کو جانتے ہیں، یہی لوگ اب دوبارہ ملک کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں یحییٰ خاں پر مقدمہ اس لئے نہیں چلایا جاتا کہ صحیح حالات قوم کے سامنے نہ آجائیں۔ میں کہتا ہوں کہ حمود الرحمان رپورٹ کو شائع کرایا جائے اور غداروں کو پھانسی دی جائے۔

پاکستان کے آئین میں ملک کی سلامتی اور تحفظ کا یقین دلایا گیا ہے۔ جو صدر آئین پر عمل کرنے کی ہمت نہیں رکھتا اور یحییٰ خاں جیسے غدار کو سزا نہیں دلاتا اسے حکومت چھوڑ دینی چاہیئے۔ اور کرسی سے الگ ہو جانا چاہیئے۔

ہمارا موجودہ صورت میں حکومت سے یہی اختلاف ہے کہ وہ آئین پر عمل نہیں کرتی۔ اگر آئین پر عمل کیا جائے تو یہی آئین جمہوری بھی ہے، پارلیمانی بھی ہے۔ وفاقی بھی ہے اور اسلامی بھی۔ اپوزیشن نے آئین میں مفاہمت کر کے جس فراخ دلی اور جذبہ ملی کا ثبوت دیا تھا۔ اس کی قدر نہیں کی گئی اور آئین میں جو چور دروازے رکھے گئے ہیں ان سے کام لیکر عوام کے مفادات سے کھیلا جا رہا ہے۔

میں عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آئین اور اپنے حقوق کے لئے میدان میں نکل پڑیں۔

جلسہ کے اختتام پر مفتی صاحب ملکی مسجد تشریف لے گئے اور نماز عصر ادا کی۔ بعد نماز عصر دفتر متحدہ جمہوری محاذ میں کارکنوں کا اجتماع تھا۔

ضلع کے جنرل سیکرٹری نے مفتی صاحب کا خیر مقدم کیا۔ نہایت ہی موثر اور شستہ طریق پر ملکی سیاست پر تبصرہ کرتے ہوئے اظہار خیال کے لئے تین سوالات مفتی صاحب کے سامنے پیش کئے۔

(۱) پاکستان عالمی سازشوں کا اڈہ بن گیا ہے۔

(۲) آمریت اور ظلم کی حکمرانی ہے۔ سیاسی عمل رک گیا ہے، اور مادیت کا غلبہ ہے۔

(۳) خسطائی نظام قائم کر دیا گیا ہے۔

ان اہم سوالات کا جواب دیتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ بلاشبہ ذوالفقار علی بھٹو سیاسی میدان میں شکست کھا گئے ہیں۔ اب وہ قائد عوام کہلانے کے حقدار نہیں ہے انہوں نے ملک پر خسطائی نظام مسلط کیا ہے۔ حکومت ظلم سے چلائی جا رہی ہے اور اس طرح واقعی سیاسی عمل رک گیا ہے اور ملک عالمی سازشوں کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ اپوزیشن بے بس ہے۔ اس کے پاس کوئی طاقت نہیں۔ ملک کو مضبوط بنانا بھی بہت حد تک حکومت کی ذمہ داری ہے۔ حکومت ملکی استحکام کے لئے کام نہیں کرتی بلکہ ملک کو توڑنے اور کمزور بنانے کے درپے ہے۔

ہم نے ملک کو ایک رکھنے کی بہت کوشش کی۔ اس مقصد کے لئے ڈھاکہ گئے۔ مجیب سے ملے۔ یحییٰ خاں سیاسی بازی ہار گیا۔ اس نے ایک فارمولا بنایا۔ جسے ہم نے مسترد کر دیا۔ مگر ایک سازش کے ذریعہ پاکستان کو توڑنے کا فیصلہ کر لیا گیا تو ہم بے بس ہو کر رہ گئے۔

آج بھی حکومت نے لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ سندھی، پنجابی کا مسئلہ پیدا کیا گیا۔ بگٹی مری قبائل کو لڑایا گیا۔ پٹھانوں کو بلوچوں کے ساتھ لڑانے کی سازش کی جا رہی ہے۔ عبدالصمد اچکزئی کا قتل بھی اسی سازش کا حصہ ہے۔

قادیانی سازشیں

بہرحال اپوزیشن جماعتیں اپنی جدوجہد جاری رکھیں گی پاکستان کی اقتصادیات پر مرزائی قابض ہیں۔ اسلامی سربراہی کانفرنس کے خورد و نوش کا ٹھیکہ بھی مرزائی شاہنواز مالک شیزان ہوٹل کو دیا گیا ہے۔ حالانکہ مرزائیوں کا ذبیحہ حرام ہے مرزائی منصوبہ بندی سے کام کرتے ہیں اور مسلمان قوم افراتفری تشتت اور افتراق کا شکار ہے۔ قوم کے قویٰ شل ہو چکے ہیں۔ ہمیں ملک کی اقتصادیات پر مرزائی کے تسلط کا فکر ہے ہم مرزائیوں کی سازشوں کو ناکام کریں گے۔ اگر کسی وقت مرزائی حکومت بنی تو ہم بلانوٹس علم بغاوت بلند کر دیں گے ہم یہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ پاکستان میں مرزائی ریاست قائم ہو یا غیر مسلم ریاست پر قابض ہو جائیں۔

غداری کے الزامات

ایک سوال کے جواب میں مفتی صاحب نے بتایا کہ پاکستان میں غداری کے الزامات بڑی بے دردی سے لگائے جاتے ہیں۔ اور بے شمار واقعات ایسے ہیں کہ پھر انہیں غداروں کو سنا اقتدار پیش کر دی جاتی ہے۔ ڈاکٹر خاں نظر بند رکھے گئے اور پھر ان کو ون یونٹ کا وزیر اعلےٰ بنایا گیا۔ بزنجو اور مینگل کو ایسے خطابات دیئے گئے۔ پھر ان کو سرکاری عہدے بھی پیش کئے گئے۔ اکبر بگٹی جو دوسرت لندن پلان کا ہیرو ہے اسے گورنر بنایا گیا۔ میجر جنرل اکبر خاں کو جسے عدالت نے غداری کے الزام میں سزا دی تھی ان کو عوامی حکومت نے وزیر بنایا اور عراقی اسلحہ سکینڈل کے بعد یہ وزیر گم ہیں نہ معلوم کہاں گئے۔

مفتی صاحب نے بڑی سختی اور ناراضگی سے اس بات کی تردید کی کہ ولی خاں پاکستان کے وفادار نہیں۔ مفتی صاحب نے کہا کہ ولی خاں صوبائی اور قومی اسمبلی کا رکن بنایا گیا۔ اس نے پاکستان کی سلامتی اور دستور کا حلف اٹھایا اور حالیہ ضمنی انتخابات نے ثابت کر دیا کہ صوبہ سرحد کے لوگ اب بھی نیپ جمعیۃ کے ساتھ ہیں۔ ان حالات میں ولی خاں کے متعلق ایسے خیالات دراصل عوام کے خلاف ایک گھناؤنی سازش ہے جسے سرحد کے لوگ برداشت نہیں کریں گے۔

مفتی صاحب نے کہا کہ ولی خاں نے ہر جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ ہم اس ہاتھ کو کاٹ دیں گے جو پاکستان کو کاٹنے کی سازش کرے گا۔

یہ مجلس نماز مغرب کے لئے برخاست ہوئی۔ متحدہ جمہوری محاذ ضلع رحیم یار خاں کے ارکان کی طرف سے عصرانہ کا اہتمام تھا۔ جس میں تمام مہمانوں نے شرکت کی۔ اس دوران بھی سوال و جواب کی مجلس جمی رہی۔ اس کے بعد آپ مدرسہ بدر العلوم میں تشریف لے گئے اور وہاں عشاء کی نماز کے بعد طلباء سے خطاب فرمایا۔

امیر مرکزیہ سے ملاقات

دوسرے روز پروگرام کے مطابق مفتی صاحب نے خیر پور سے خانپور جانا تھا۔ اس لئے کہ جمعیۃ کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کراچی سے خانپور آرہے تھے۔ درخواستی صاحب عمرہ کے لئے جا رہے ہیں۔ نماز جمعہ پڑھانے کے لئے ایک روز کے لئے خانپور تشریف لا رہے تھے۔ مفتی صاحب اور حضرت درخواستی نے رحیم یار خاں سے خانپور تک اکٹھے سفر کیا اور اہم جماعتی امور پر مشورہ کیا۔ جمعیۃ کی مرکزی مجلس شوریٰ کا انتخاب کرنا تھا اور مرکزی دفتر کے ناظم اور سیکرٹری اطلاعات کے تقرر کا مسئلہ ان حضرات کے زیر غور تھا۔

خانپور پہنچ کر حضرت مولانا عبدالشکور کے گھر گئے۔ ان کے جوان سال صاحبزادے کی وفات پر تعزیت فرمائی اور

(باقی صفحہ ۸ پر)

رپورٹ سعید الرحمٰن علوی

پاک فضائیہ کی ربوہ میں سلامی؟

خورشید حسن میر کی پہلودار وضاحت

۲۹ جنوری صبح حضرت قائد محترم سے ملاقات کی غرض سے اسلام آباد گیا تو معلوم ہُوا کہ مرزائیوں کے سالانہ جلسہ کے موقع پر پاک فضائیہ کے طیاروں کی مرزا ناصر کو مبینہ سلامی کے سلسلہ میں آپ نے تحریک التوا کا نوٹس دیدیا ہے۔ اس اجلاس میں شرکت کا پروگرام بنالیا تاکہ اس نازک و سنگین مسئلہ کے سلسلہ میں "مسلم ارکان" کی روش اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں۔ مجھے برادرم مکرم خورشید صاحب کو رخصت کرنے کے لئے شہر آنا تھا۔ چنانچہ ان کو رخصت کرکے الٹے پاؤں اسلام آباد چلا گیا۔ نماز عصر حضرت مفتی صاحب کے کمرہ میں ان کی امامت میں ادا کرکے میں گیلری کے پاس کے حصول کے لئے متعلقہ دفتر چلا گیا۔ چند منٹ میں پاس ملا تو برادرم عنایت گل (خادم خصوصی حضرت مفتی صاحب) سمیت گیلری میں جا بیٹھا۔ چار کے بجائے ساڑھے چار بجے اجلاس شروع ہُوا اور وہ بھی اس طرح کہ "بس کورم" ہی پورا ہُوا تھا۔

نصف سے زیادہ کرسیاں تو "اِدھر تم اُدھر ہم" کے سبب مستقل خالی ہیں۔ جبکہ "اِدھر ہم" کے رسیا بھی اجلاس میں باقاعدہ آنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ میں سوچ رہا تھا کہ ملک کے خزانہ کا لاکھوں روپیہ روزانہ اس اجلاس کے لئے خرچ ہو جاتا ہے۔ لیکن ممبران قوم ہیں کہ انہیں فرصت ہی نہیں۔ بعض ممبروں کے متعلق معلوم ہُوا کہ وہ ایک آدھ مرتبہ سے زائد کبھی تشریف لائے ہی نہیں۔

بہرحال ۴½ بجے اجلاس چیئرمین پینل کے ممبر خان محمد حنیف صاحب کی صدارت میں شروع ہُوا۔ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر دونوں ہی موجود نہ تھے۔ تلاوت کے بعد چیئرمین نے نورانی میاں اور پروفیسر غفور کی مشترکہ تحریک التواء پڑھنے کا حکم دیا جو فخر پنجاب چودھری ظہور الٰہی صاحب سے متعلق تھی کہ جب کورٹ نے ان کی رہائی کا حکم دے دیا تو چھ گھنٹے کے قریب تاخیر کیوں ہوئی؟

داخلہ امور کے وزیر "مرد رجاج خان اعظم" نے اپنے داؤ کرکے مسئلے کو ٹالنے کی کوشش کی۔ لیکن محرک اول نورانی میاں بڑے سخت جان تھے۔ مزید بعض جگردار ممبروں کی حمایت انہیں حاصل تھی۔ اس لئے خان صاحب کو کئی بار اٹھنا پڑا۔ یہ الگ بات ہے کہ حزب اختلاف اقلیت میں ہے اس لئے سوتیلی ماں کا سا سلوک اس سے روا رکھا جاتا ہے۔

وقفہ کے بعد چیئرمین نے مفتی صاحب کو تحریک کے سلسلہ میں یاد کیا۔ جونہی مفتی صاحب اٹھے۔ چیئرمین نے "مفاد عامہ" کی مہمل اصطلاح کا سہارا لیکر غیر متعلقہ بحث شروع کردی۔

مثلاً یہ کہ تحریک کس قاعدہ کی رو سے آپ پیش کر رہے ہیں؟ اور میں سوچ رہا تھا کہ اگر خلاف قاعدہ ہی تھی تو مفتی صاحب کو پڑھنے کے لئے کیوں کہا؟ پڑھنے کے لئے کہنا اور مفاد عامہ کے سبب روکنا۔ نہ معلوم کس قاعدہ کے تحت تھا؟

مفتی صاحب جو قاعدہ بتانے لگے تو وزیر بے محکمہ خورشید حسن میر جو ۱۹۵۳ء کے انتخابات سے لیکر اب تک مرزائیت نوازی کے معاملہ میں ایک تاریخی ریکارڈ کے مالک ہیں کے پیٹ میں مروڑ اٹھا اور اٹھ کر حسب عادت بولنا شروع کردیا۔

میر صاحب کہہ رہے تھے کہ جس رسالے ڈپلاک کے توسط سے مفتی صاحب نے تحریک پیش کی ہے۔ اس نے شرانگیزی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اخبار گمنام قسم کا ہے وغیرہ ذالک اور میں اس سوچ میں تھا کہ ایسا ہی ہے تو محکمہ اطلاعات اور سنسر بورڈ کے بزرجمہر کہاں تھے؟

پھر چیئرمین نے یہ اعتراض داغ دیا کہ آپ نے تین کاپیاں جمع کرائی ہیں حالانکہ چار ہونی چاہئیں۔ جبکہ مفتی صاحب نے فرمایا۔ میں نے تین جمع کرائیں۔ آپ کے دفتر نے اس میں سے بھی ایک واپس کردی۔ آپ چار کہتے ہیں؟ اس پر میاں قصوری نے بھی خوب خبر لی، لیکن؟

المختصر خورشید حسن میر مسلسل بولتے رہے اور کہتے رہے۔ ہم نے تحقیق کرلی ہے۔ خبر غلط ہے۔ پاکستان فضائیہ نے کسی کو سلامی نہیں دی۔ جبکہ میاں محمود علی قصوری کہتے تھے کہ اس خبر سے پنجاب بھر میں آگ لگی ہوئی ہے۔ ان کے علاوہ احمد رضا قصوری۔ میر علی تالپور، عبدالحمید جتوئی، اور نورانی میاں نے بھی مفتی صاحب کے حق میں بہت کچھ کہا لیکن یہ مسئلہ بھی جمہوریت کی نذر ہوکر رہ گیا۔ خورشید حسن میر کے جواب کا یہ فقرہ اب تک مجھے کھٹک رہا ہے۔ کہ چونکہ ربوہ سرگودھا سے قریب ہے۔ جہازوں کی نیچی پرواز ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے ممکن ہے جہاز نے ڈائی کی ہو اور اسے "سلامی" کا نام دے دیا گیا ہو۔ اس جواب کی تہہ میں بھی بجلیاں پوشیدہ ہیں۔ تاہم ایوان کے وقار کے پیش نظر میں مزید تبصرہ مناسب نہیں سمجھتا۔ البتہ اتنا کہوں گا کہ مرزائی سازشی جماعت ہے۔ وہ سرکاری ملازم ہونے کے باوصف سرکار سے زیادہ "سرکار ربوہ" کے حکم کی پابند ہوتی ہے۔ جیسا کہ سابقہ وزیر خارجہ ظفر اللہ نے فلسطین کے مسئلہ پر یو، این، او میں بحث کے سلسلہ میں عرب ممالک کے نمائندوں کو سرکار ربوہ سے اجازت لینے کا کہا تھا۔ ممکن ہے فضائیہ کے مرزائی سربراہ یا اس کے کسی ہم مشرب ماتحت نے یہ جنونی اقدام کیا ہو اور اسے "ڈائی" کا نام دیا گیا ہو۔ بہرحال قوم کو اطمینان دلانا ضروری ہے۔ دوسری تحریک شیزان ہوٹل سے متعلق تھی۔ لیکن میر صاحب نے اس کی بھی تردید کردی۔ اور تردید کرتے ہی فاتحانہ ایوان سے باہر تشریف لے گئے۔ سپیکر کی گیلری میں بیٹھے تین آم چوسی داڑھیوں والے" براجمان تھے۔ میر صاحب نکلے وہ بھی نکل گئے۔ دو گھنٹہ کے قریب اجلاس میں بیٹھنے سے میں نے ایک نتیجہ اخذ کیا کہ "اکابر" ربوہ والوں سے بہت ہی مرعوب ہیں۔ خدا خیر کرے۔ خود ساختہ سربراہ جمعیۃ اور ان کے سیکرٹری اطلاعات کی عدم موجودگی پر افسوس ہے

بقیہ ـــــ اداریہ

کہ پاکستان کی اس حیثیت سے انکار قیام پاکستان کی منطقی بنیاد کو رد کردینے کے مترادف ہے۔

ہم بھٹو صاحب سے گذارش کریں گے کہ وہ نظریہ پاکستان قرارداد مقاصد اور آئین کے مطابق پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک اسلامی ریاست بنانے کی سعی کریں جو اسلام کے عادلانہ نظام کے مکمل نفاذ کے بغیر ممکن نہیں اور اگر آپ کو اس حقیقت کے تسلیم کرنے میں تامل ہے تو پاکستان کی منطقی بنیادوں کو متزلزل کرنے کی بجائے خود کرسی چھوڑ دیں کیونکہ یہ ملک اسلام کے لئے بنا ہے۔ یہاں اگر کوئی نظام چلے گا تو وہ صرف اسلام کا ہوگا۔ اگر کوئی شخص اس کے سوا کوئی اور نظام چلانے کا خواب دیکھتا ہے تو اسے اس غلط فہمی سے بہت جلد دستبردار ہوجانا چاہیئے (۴ فروری)

بقیہ سیدنا داؤدؑ اور مودودی صاحب

(معاذ اللہ) اس کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں کہ اس آیت کریمہ کے نزول سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ سے نہیں ڈرتے تھے یا کافروں اور منافقوں کی اطاعت کیا کرتے تھے۔ تب آپ کو اس سے منع کیا گیا ہے بلکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ جیسے آپ پہلے تقویٰ پر کاربند تھے اور پہلے کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہیں کرتے تھے، آئندہ بھی اسی پر قائم رہیں (۲) بقول مودودی صاحب حضرت داؤد علیہ السلام کے اس فعل کا حاکمانہ اقتدار کے نامناسب استعمال سے بھی کوئی تعلق تھا (معاذ اللہ) اس کا مطلب یہ ہوا کہ نبی معصوم بھی ہاتھ میں اقتدار آنے کے بعد نامناسب کاروائی کر گذرتے ہیں (العیاذ باللہ) (۳) بقول مودودی صاحب وہ فعل بھی کوئی ایسا فعل تھا جو حق کے ساتھ حکومت کرنے والے کسی فرمانروا کو زیب نہ دیتا تھا (العیاذ باللہ) اس کا صاف مفہوم یہ ہے کہ حق کے ساتھ حکومت کرنیوالے کسی فرد کو وہ فعل زیب نہ دیتا تھا۔ مگر نبی معصوم حضرت داؤد علیہ السلام اس کو کر گذرے (العیاذ باللہ) نبی معصوم کے بارے میں یہ کس قدر گستاخی ہے۔ اللہ تعالےٰ بچائے۔

مسٹر بھٹو کا دورہ پشاور

حق نواز خلیل۔ پشاور

اور پھر صوبہ سرحد کے ضمنی انتخابات مکمل ہو گئے۔ نیپ نے اپنی دونوں نشستیں پھر حاصل کر لیں اور کرک کی نشست سرحد حکومت نے بھٹو صاحب کو پیش کر دی۔ لیکن بھٹو چیخ اُٹھے "نیپ کی اکثریت ختم کرو،، میڈیو پاکستان نے اس انتخاب کو وقعت نہیں دی اس لئے کہ اس طرح نیپ کے امیدواروں کے نام بھی سنانے پڑتے۔ اچھا ہوا یوں بھی پیپلز پارٹی اپنے پروپیگنڈہ سے تو رہ گئی۔ ولی خان کابل جانے لگے تو کسی نے پوچھا انتخاب۔ جواب دیا۔ کامیابی اور ناکامی دونوں انتخاب کے نتائج ہیں لیکن مجھے کامیابی کی امید ہے۔ ادھر

مرکزی اور صوبائی وزراء صوابی اور مردان کے دورہ پر رہے۔ خان صاحب چکر لگا کر واپس ہوئے تو شیرپاؤ آموجود ہوئے۔ اور صوبائی وزراء تو اس کثرت سے ٹی اے بنا گئے کہ نام گنا نا ہی مشکل ہے۔ مگر یہ اہل صوابی اور مردان کے عوام کی اصول پسندی کی داد نہ دینا زیادتی ہوگی۔

کرک کے حلقہ میں گورنر خٹک اپنے ہیلی کوپٹر پہ ہر گھر دھمہ سے ہاتھ ملتے کر گرتے رہے۔ یہاں کے عوام لیڈی اور ملیشیا میں زیادہ ہیں۔ ٹکا خان صاحب بھی "سابق،، فوجیوں سے ہاتھ ملاتے رہے۔ اور ادھر اطلاع آئی تھی کہ گنڈا پور صاحب مقدس مقامات کی زیارت کر کے واپس ہوں گے لیکن تیسرے ہی دن صوبہ سرحد کے درجن بھر وزراء کرک میں عنایت اللہ گنڈاپور کو خوش آمدید کہنے دست لبستہ موجود تھے۔

کرک میں بھی الیکشن ہو گیا۔ بعض جگہ صبح آٹھ بجے کے بجائے سات بجے پولنگ شروع کر دی گئی۔ بعض سٹیشنوں پر امیدواروں کے نمایندوں کو بیلٹ بکس دکھلائے نہیں گئے کہ خالی تھے یا بھرے۔ بعض جگہ پولنگ کے لئے آنے والوں کی گاڑیوں کو روک لیا گیا۔ تاہم یہ تمام حربے آزمانا گورنر خٹک کے لئے بہت ضروری تھا۔ اس لئے کہ ان کی گورنری کی بات تھی۔ ورنہ اس عمر میں وہ روز و شب کی محنت کے قابل نہیں۔

یہ ایک مرحلہ تو جیسے تیسے پورا ہو گیا۔ اب شیرپاؤ صاحب کے لئے وزارت کی کرسی کا مرحلہ درپیش ہے۔ وزراء حضرات کچھ امید و بیم کی کیفیت میں ہیں۔ گورنر خٹک کے لئے بھی مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کی چار نفر کی لبساط کہیں گنڈاپور کے ہاتھ نہ لگ جائے۔ ہر چند کہ وہ اب بھی بیساکھی یعنی اپنے داماد کے سہارے کھڑے ہیں لیکن شیرپاؤ صاحب اس بزرگ تجربہ کار سے جان چھڑانے کے خیال میں ہیں تاکہ اپنی خوشی سے چل پھر سکیں۔ اور اپنے وزراء کو اپنی گرفت میں لے سکیں۔ مگر خٹک صاحب نے خاندان کی مخالفت اور پھر گورنری سے علیحدگی اس لئے ہی کی تھی کہ وہ حکومت سے لپٹ سکیں۔

"رنرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز،،

اب رہے گنڈاپور صاحب ایک اطلاع کے مطابق شیرپاؤ صاحب ان سے مصروف مذاکرات ہیں اور یوں لگتا ہے کہ جیسے یہ حضرات گورنر اور وزیراعلیٰ کے مراتب میں مصروف گفت و شنید ہیں مگر گنڈاپور بھی زیادہ سنگلاخ سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں۔ پابندی آن کی طبیعت پر گراں ہے۔ اور تابع مہمل رہنا بھی آن کے لئے مشکل۔ لیکن تازہ مسئلہ دونوں کے لئے وزراء کو قابو رکھنے کا ہے۔ اس لئے کہ اسی گروہ میں جدون صاحب بھی ہیں جو کسی وقت شیرپاؤ کے مقابلہ میں وزارتِ اعلیٰ کے لئے امیدوار تھے۔ اُس وقت تو اوسنے پونے انہیں نرغے میں لے لیا گیا تھا لیکن اب سوال یہ ہے یہاں کے وزراء بیک زبان کہہ دیں "ہمیں وزیراعظم مسٹر بھٹو صاحب کا ہر فیصلہ قبول ہے۔،، اس کورس میں تعداد پوری نہیں ہو رہی۔ اب تک صرف گنڈاپور نے ہی ابتدا کی ہے۔ اور ایک دو وزرا ان کے ہم نوا ہیں لیکن بہت سے دوسرے حضرات کچھ سوچ کچھ فکر میں دیکھئے کب تک یہ ہمنوا پوری ہو سکے گی۔

شیرپاؤ صاحب ایک فعال کارکن ہیں اور پھر انہیں مسٹر بھٹو کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔ سرحد میں آن کی تقرری پیپلز پارٹی کے لئے بہت ضروری ہے اس لئے کہ وفاقی کابینہ میں اتنے عرصہ رہنے کے بعد بھی کوئی آدمی اُن کی جگہ حاصل نہیں کر سکا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے۔ پیپلز پارٹی کی بساط پہ اور کوئی ایسا مہرہ نہیں ہے۔ یا اگر کوئی ہے تو اسے ایک پروگرام کے تحت آگے نہیں لایا گیا۔ اگر ایسا ہے۔ تو پیپلز پارٹی کے لئے مفید نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس طرح ورکروں کی دلشکنی ہی ہوتی ہے۔ لیکن یہاں پارٹی کے بمین و لیسار پہ نگاہ ڈالی جائے تو پشاور شہر میں وارڈ کمیٹیوں نے ہی اب تک شیرپاؤ کو خوش آمدید کہا ہے یا اکا دُکا محلہ دار اپنی بیٹھک کے حوالوں سے "ہر کلے" چھپوانے میں مصروف ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ پارٹی میں وہ لوگ آگے بڑھ جائیں گے جو ہر دور میں اقتدار کی کرسیوں کے پیچھے صف آرا ہوتے ہیں۔ اور اس انداز میں اپنے کام نکلواتے ہیں۔ سرحد کی وزارت کا بحران ابھی حل طلب ہے۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق مسٹر بھٹو عنقریب سرحد کے دورہ پر آرہے ہیں۔ اچھا ہے۔ اس طرح وہ ایک مرتبہ پھر وزرا کے ساتھ ہاتھ ملا کر انہیں دعوت دے کر دو چار ملاقاتیں کر کے "قوم کی خدمت" کے لئے اُن کے تعاون کے خواستگار ہوں گے۔ اور ظاہر ہے جب بھٹو صاحب خود موجود ہوں۔ شیرپاؤ اُن کے دائیں اور وزرا کی کارروائیوں کی فائلیں اُن کے بائیں طرف ہوں وہ گاہے فائلوں پر اور گاہے وزراء کے چہروں پر نگاہ ڈالیں تو کون ماں کا لال ایسا ہوگا جو انہیں اس پسماندہ غریب۔ ہوشربا مہنگائی کے بوجھ کے نیچے دبی ہوئی قوم کی خدمت کا موقعہ نہیں دے گا۔ اور شیرپاؤ کی حمایت نہیں کرے گا۔

خرد کا نام جنوں پڑ گیا اور جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

بقیہ — ارشادات مفتی محمود

پھر دین پور تشریف لے گئے۔

دین پور شریف

مخدوم العلماء حضرت مولانا عبدالہادی صاحب دین پوری مدظلہ ایک عرصہ سے علیل ہیں۔ ان حضرات نے حضرت دین پوری کی عیادت فرمائی اور دعا کی درخواست کی حضرت نے بڑے اخلاص سے دعا فرمائی اور جمعیۃ علماء اسلام کی تائید میں ایک تحریر لکھ کر دی۔

دین پور شریف سے واپس خانپور آئے اور عید گاہ مخزن العلوم میں گئے اور باقی ماندہ مسائل پر تبادلہ خیال! اور مشورے ہوتے رہے۔

احمد پور شرقیہ میں خطاب

ایک بجے احمد پور شرقیہ کے لئے روانگی ہوئی۔ احمد پور شرقیہ میں لوگ اپنے محبوب قائد کے خیالات سننے کے لئے ایک بجے سے ہی جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ مفتی صاحب کی گاڑی پہنچی تو ہر طرف زندہ باد کے نعرے بلند ہوئے۔ مفتی صاحب اسٹیج پر تشریف لے گئے اور خطاب فرمایا

آپ نے کہا۔ آپ نے ایک راستہ سے گذرنے والے مسافر کا جس طرح والہانہ استقبال کیا ہے میں اس سے بہت متاثر ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ پریشان ہیں اس لئے کہ ۲۴ سال گذرنے کے بعد بھی ملک میں نہ اسلامی اصول کے مطابق قانون بنائے گئے اور نہ تہذیب و تمدن اور نہ اسلامی معاشرہ قائم ہوا۔ دور دور تک کوئی شال اسلام کی نظر نہیں آتی۔ آپ ان جذبات کے ساتھ میرے خیالات سننا چاہتے ہیں۔ آپ ملک کے سیاسی حالات سے بھی پریشان ہیں ایک عظیم ملک دو حصوں میں تقسیم ہو چکا ہے۔ پاکستان کٹ گیا ختم ہو گیا۔ پاکستان کی مقدس لاش کٹی ہوئی پڑی ہے میں پڑی ہے۔ اس خطاب بلیغ کے ساتھ آپ کا دورے کا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

قائد جمعیۃ لاہور میں

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی صاحب ۸ فروری کو خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور میں ارشاد فرمائینگے۔

کاروانِ جمعیۃ منزل بہ منزل

قائد جمعیۃ کا دورۂ بھکر

اسلام آباد سے ملتان جاتے ہوئے راستہ میں کار کی خرابی کے باعث قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کو بھکر میں رکنا پڑا۔ اور یہ اتفاقی امر جماعتی کارکنوں کے لئے غنیمت ثابت ہوا۔ آپ کی آمد کی خبر آناً فاناً پورے شہر میں پھیل گئی۔ چند لمحوں میں عقیدتمندوں کا ہجوم ہو گیا۔ رات کو مسجد طویلہ گیٹ میں جلسہ عام کا اعلان کر دیا گیا۔ جس میں شدید سردی کے باوجود کثیر تعداد میں عوام نے شرکت کی حضرت قائد محترم نے ملکی حالات پر مفصل روشنی ڈالی اور صبح ملتان روانہ ہو گئے۔

اسلامی سربراہ کانفرنس کیلئے جمعیۃ علماء اسلام ہر ممکن تعاون کرے گی

کراچی (نمائندہ خصوصی) جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے ممتاز راہنما محمد عثمان الوری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان میں پہلی مرتبہ دنیائے اسلام کے عظیم ممالک کی کانفرنس فروری میں منعقد ہو رہی ہے جس کے لئے تمام سربراہان مملکت اسلامیہ نے دعوت نامے منظور کر لئے ہیں۔ یہ کانفرنس پاکستان کی تاریخ میں ایک عظیم کارنامہ ہے کہ تمام اسلامی ممالک جغرافیائی حدود، لسانی بنیاد، تہذیب و ثقافت سے بالاتر ہو کر عین اسلامی روایات اور قرآنی احکامات کے مطابق متحد ہو رہے ہیں اور برسہا برس کے تلخ تجربوں کے بعد اپنی سابقہ ماضی کی درخشاں روایات کو زندہ و تابندہ کرنے کے لئے اپنے تمام اختلافات پس پشت ڈال کر باہم شیر و شکر ہو رہے ہیں۔ اور آئندہ مسلم ممالک اپنی سیاسی قوت، فنی طاقت اور علمی مہارت اور مادی وسائل کو بروئے کار لانے کے لئے عزم مستحکم کے ساتھ پروگرام طے کرنے کے صلاح و مشورے کو سرزمین پاکستان تشریف لا رہے ہیں۔ ملت اسلامیہ کا ہر فرد انتہائی خوشی اور مسرت سے ان نیک عزائم کی کامیابی کے لئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک مسلمانوں کو اتحاد کی عظیم دولت، دین اسلام کی نعمت اور اسلاف کی وراثت سے مالامال فرمائے اور مسلمانوں کو دنیا میں ایک عظیم قوت بنائے۔ الوری صاحب نے کہا کہ باشندگان پاکستان اس اعزاز پر جتنا فخر کریں کم ہے۔ ہمارا ملک آج اتحاد المسلمین کا گہوارہ بن رہا ہے اور اسلام کے عظیم فرزند شاہ فیصل، کرنل معمر القذافی اور سادات، حافظ الاسد جیسے غیور اور اسلامی افکار و خیالات رکھنے والے دیگر حکمران بھی تشریف لا رہے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کا ہر فرد اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعاگو ہے۔ درحقیقت یہ کانفرنس جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد کی ایک کڑی ہے کیونکہ جمعیۃ کا مقصد دنیائے اسلام میں اتحاد و یکانگت اسلام کی قوت و طاقت اور استحکام رہا ہے۔ اس لئے جمعیۃ اس کانفرنس کا خیر مقدم کرتی ہے اور اس کانفرنس میں شریک سربراہان اسلام کا خیر مقدم کرتی ہے اور ان کی کامیابی کے لئے ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتی ہے۔

میں جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کے فیصلوں کا پابند ہوں!

مفتی صاحب کے خلاف اخبارات نے غلط بیان مجھ سے منسوب کیا ہے

مولانا نعمت اللہ ایم، این، اے کوہاٹ کا بیان

جمعیۃ علماء اسلام کے ممتاز راہنما اور قومی اسمبلی کے رکن شیخ الحدیث حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب خٹک کوہاٹ نے جو حال ہی میں حج بیت اللہ کی ادائیگی کے بعد واپس تشریف لائے ہیں ایک تحریری بیان میں کہا ہے۔ حج پر جاتے وقت کراچی میں ایک استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے میں نے حکومت کی حج پالیسی کی تعریف کی تھی۔ مگر اخبارات نے اس کے ساتھ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے خلاف چند جملے بھی میری طرف منسوب کر کے شائع کر دیئے۔ جبکہ میں نے مفتی صاحب کے خلاف کچھ نہیں کہا۔

مولانا نعمت اللہ نے اعلان کیا ہے کہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا وفادار اور مجلس شوریٰ کے فیصلوں کا پابند ہوں، اور رہوں گا۔ اور مجھے امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ اور قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر مکمل اعتماد ہے اس لئے میرے بارے میں کسی کے دل میں کوئی غلط فہمی باقی نہیں رہنی چاہیئے۔ اور جھوٹا پروپیگنڈا کرنے والوں پر خدا کی لعنت ہے۔

آزاد کشمیر میں مرزائیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے (سردار قیوم)

کراچی (نمائندہ خصوصی) گذشتہ دنوں صدر آزاد کشمیر جناب سردار عبدالقیوم خاں نے مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کا معائنہ فرمایا اور دارالحدیث میں مجلس ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام منعقدہ استقبالیہ سے خطاب کیا۔ سردار صاحب نے کہا کہ حکومت آزاد کشمیر نے گذشتہ دنوں پیش ہونے والی قرارداد کے مطابق قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کر لیا ہے اور اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ اب فی الحال قانون بنانے کی ضرورت نہیں۔ قانون اس نام سے نہیں بلکہ غیر مسلموں کے حقوق کے نام سے بنائیں گے جس میں قادیانی بھی شامل ہوں گے۔ اس قرارداد کو پیش کرنے اور اس پر عمل کرنے کا میرا فی الحال ارادہ نہیں تھا۔ مگر خداوند تعالےٰ نے میری گردن پکڑ کر مجھ سے یہ کام کروایا ہے۔ مجھے قادیانیت سے کوئی خطرہ نہیں بلکہ وہ تو چاہتے تھے کہ میں خود ربوہ جا کر مرزا ناصر احمد سے ملوں۔

سردار عبدالقیوم نے انکشاف کیا کہ ربوہ میں ۲۴ گھنٹے مسلسل ایک گروپ میرے خلاف بددعا میں مصروف ہے کہ میری حکومت جلدی ختم ہو جائے۔ اور بددعاؤں کا مجھ پر بڑا اچھا اثر ہو رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ووٹوں سے منتخب ہوا ہوں۔ خطرہ مجھے نہیں پاکستانی حکمرانوں کو ہے جن کے چاروں طرف قادیانی ہیں۔ فوج اور سول میں قادیانی ہیں۔ کچھ بھی ہو، آزاد کشمیر کی اس قرارداد سے قادیانیوں کی پاکستان میں حکومت بنانے کا منصوبہ دس برس پیچھے جا پڑا ہے۔ یہ سب اللہ کی غیبی امداد ہے۔ جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔

سردار عبدالقیوم نے انکشاف کیا کہ مجھے دھمکیاں دی جا رہی ہیں کہ تمہیں قتل کر دیں گے اور اگر میں قادیانیوں کے ہاتھوں مر جاؤں تو اس سے بڑھ کر میری کیا سعادت ہوگی۔ یہ تو شہادت ہوگی۔

اس سے قبل مجلس ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا امیر عالم خان نعمانی نے سردار عبدالقیوم کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں قادیانیت کے فتنہ کی سرکوبی کرنے پر ان کی خدمات کو سراہا اور اس بارے میں قرارداد پر عملدرآمد کرنے پر زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

ضلع رحیم یار خاں کے مسائل

رحیم یار خاں میں جلسہ عام کے موقع پر مولانا عبدالصبور نے مندرجہ ذیل قرار دادیں پیش کیں جو بالاتفاق منظور کی گئیں

(۱) ریلوے لائن شہر کے بالکل درمیان سے گذرتی ہے پل نہ ہونے کی وجہ سے ریلوے پھاٹک دونوں طرف کے شہریوں کی آزادانہ آمد و رفت میں بہت بڑی رکاوٹ ہے کیونکہ یہ اکثر بند رہتا ہے اور ٹریفک کی لمبی لمبی قطاریں لگ جاتی ہیں۔ مزید ستم یہ کہ رات کے وقت ریلوے پھاٹک پر مکمل اندھیرا چھایا رہتا ہے۔ پھاٹک عبور کرتے وقت حادثات کا زبردست خطرہ ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم متعلقہ حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ریلوے پھاٹک پر پل کی تعمیر کے منصوبہ کو جلد از جلد عملی [illegible] پہنائیں اور رات کے وقت پھاٹک پر روشنی [illegible] انتظام فوری طور پر کیا جائے۔

(۲) زمینداروں کو گنے کی قیمت اور سپلائی کے ناقص انتظام کے باعث انتہائی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ یونائیٹڈ شوگر ملز کی انتظامیہ زمینداروں کو پرمٹ جاری کرنے اور گنا اٹھانے کی تاریخ مقرر کر دینے کے باوجود کئی کئی دن تک ٹرک مہیا نہیں کرتی۔ گنا پڑا سوکھتا رہتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اگر مقررہ تاریخ کو زمیندار گنا تیار کر کے نہ رکھے تو اس پر جرمانہ کر دیا جاتا ہے اور ٹرک کا کرایہ وصول کیا جاتا ہے۔ مگر مل انتظامیہ کے لئے کوئی سزا یا جرمانہ نہیں۔ ہم اس صورت حال کی مذمت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ گنے کی سپلائی کے انتظام میں دھاندلی ختم کر کے اس کو باقاعدہ بنایا جائے اور گنے کی قیمت خرید بھی بڑھائی جائے۔

(۳) ہمارا ضلع سیلاب کی تباہ کاریوں سے بری طرح متاثر ہوا ہے۔ بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ آسمانی آفت کے بعد اب یہ ضلع انسانی آفت کا شکار ہے۔ مصیبت زدہ لوگوں کو امداد کی بجائے قرضہ دیا جا رہا ہے اور اس میں سے بھی متعلقہ افسران دس فیصد کے حساب سے اپنا "سرکاری حق" یا کمیشن پیشگی وصول کر لیتے ہیں۔ ہم ظلم کے ان عادی مجرموں کو تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ خدا کے غضب کو دعوت نہ دیں۔ اس [illegible] خوف کریں اور خدا کے مصیبت زدہ بندوں کی خدمت بغیر کسی کمیشن یا رشوت کے بے لوث طریقہ سے کریں۔ علاوہ ازیں [illegible] پانی کی بندش کے سبب فصلیں تباہ ہو رہی ہیں [illegible] سیلاب سے پہلے ہی تباہ ہو چکے ہیں۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ نہری پانی بلا تاخیر کھولا جائے

(۴) [illegible] حکومت کے [illegible] گرانی نے جہاں سابقہ غیر عوامی حکومتوں کے [illegible] وہاں غریب عوام کی کمر بھی توڑ کر رکھ دی ہے۔ لوگوں کو ان کے کئے کی سزا ان کے جرم سے بہت زیادہ مل چکی ہے۔ ہم عوامی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اب وہ بیچارے عوام پر رحم کرے اور تمام ضروری اشیا کی قیمتوں کو معقول سطح پر لانے کے لئے فوری طور پر موثر اقدامات کرے۔ علاوہ ازیں ڈپوؤں پر آٹے کی سپلائی بھی ناقص ہے اس کو بھی فی الفور بہتر بنایا جائے۔

(۵) جمہوریت اور عوامیت کے دعووں کے ساتھ

سیاسی قیدیوں کی طویل فہرست انتہائی شرمناک بات ہے ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ محمد [illegible] ..... عطاء اللہ مینگل، غوث بخش بزنجو، خیر بخش مری سمیت تمام سیاسی قیدیوں کو فوراً رہا کرے۔

ضلع کونسل پونچھ کے ارکان عوامی حقوق کے تحفظ میں ناکام رہے ہیں

(مولانا امیر الزمان)

نمائندہ باغ۔ جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر کے ناظم اعلیٰ مولانا امیر الزمان نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ ضلع کونسل پونچھ کے ارکان عوامی حقوق کے تحفظ میں بری طرح ناکام ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کا فرض یہ تھا کہ وہ اپنے اپنے علاقوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے جدوجہد کرتے اور اس سلسلہ میں کوئی امتیاز روا نہ رکھتے مگر اس کے برعکس ان علاقوں کے حقوق کو بری طرح پامال کیا گیا اور ان کے جائز حقوق سے ان کو محروم رکھا گیا ہے۔ مولانا نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ جنگلڑی، چھتر، تھوب، ٹکی کیر، بیس بگلہ، پنیالی، کھبٹی اور خاص طور پر میرہ اور نعمان پورہ کے مقامات کو جائز حقوق سے محروم کیا گیا ہے ان مقامات پر نہ کوئی ہسپتال ہے نہ ڈاک خانہ نہ ہی ہائی سکول اور نہ پل کا کوئی انتظام ہے۔ جس کی وجہ سے عوام انتہائی مشکلات سے دوچار ہیں۔ مولانا امیر الزمان نے ان علاقوں کے نمائندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنا فرض ادا کریں یا پھر وہ اپنے موجودہ عہدوں سے علیحدگی اختیار کریں

بقیہ: اسلام میں حاکم اختیارات

اور جب ایسی حالت ہو جائے کہ حاکم امورِ حکومت میں دلچسپی لینا چھوڑ دے لوگوں کے حقوق پر بے جا دست درازیاں کرے کھلم کھلا فسق و فجور کا ارتکاب کرنے لگے اور اپنے تسلّط کو باقی رکھنے کے لئے ناحق خونریزی کرے تو اسلام کی طرف سے لوگوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس کے اس طرزِ عمل کے خلاف آواز اٹھائیں اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک اسے قصرِ اقتدار سے دھکیل کر باہر نہ لے آئیں۔ کیونکہ امامت کا معاملہ ہی کچھ ایسا ہے۔ جس میں طرفین پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ عوام اپنا حاکم منتخب کر کے اسے اجتماعی امور کے انتظام اور شریعت کے خطوط پر قیادت و رہنمائی کے فرائض سونپتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں اس کی اطاعت کے پابند ہوتے ہیں۔ اس لئے اب اصولی طور پر اس کے ساتھ یہی معاملہ ہونا چاہیئے کہ وہ جب تک ان حدود کے اندر رہ کر جو شریعت نے اس کے لئے مقرر کی ہیں اپنے فرائض انجام دے رہا ہے تو لوگ اس کے احکام کی تعمیل سے انکار نہ کریں اور برابر اس کے ساتھ تعاون کرتے رہیں اگر وہ شریعت کی راہ پر چلنے سے صاف انکار کر دے اور اقتدار کو ذاتی مفاد کے [illegible] استعمال کرنا شروع کر دے تو اسے مسندِ اقتدار پر جمے رہنے کے لئے مزید فرصت نہ دیا جائے۔ اور فوراً

ضلع گوجرانوالہ کے تنظیمی اجلاس

ضلع گوجرانوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی صورت حال کا جائزہ لینے اور تنظیم کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق تنظیمی اجلاس ہوں گے۔ ان اجلاسوں سے قبل جمعیۃ کے صوبائی ناظم نشر و اشاعت مولانا زاہد الراشدی۔ ضلعی ناظم شعبۂ تبلیغ مولانا محمد یوسف رحمانی اور مبلغ ضلع ڈاکٹر غلام محمد ضلع کا دورہ کریں گے۔

۱۰ر فروری بروز اتوار ۱۱ بجے جامع مسجد قدیم حافظ آباد میں تحصیل حافظ آباد کا اجلاس۔

۱۲ر فروری بروز منگل بعد نماز ظہر الٰہ آباد وزیر آباد میں تحصیل وزیر آباد کا اجلاس

۱۵ر فروری بروز جمعہ بعد نماز جمعہ جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں شہر گوجرانوالہ کا اجلاس

۱۷ر فروری بروز اتوار صبح ۱۱ بجے جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں تحصیل گوجرانوالہ کا اجلاس۔

ہٹا کر کسی عادل و صالح کو اس کی جگہ پر لایا جائے۔

قرآن و حدیث سے بھی یہی اصول ثابت ہوتا ہے اور اسی پر خلفائے راشدین اور ان کے بعد آنے والوں کا عمل رہا ہے۔ بیشک اللہ تبارک و تعالےٰ نے اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا ہے مگر یہ اطاعت مطلق نہیں ہے بلکہ ان حدود کے اندر محدود ہے جو حضورؐ کے ذریعہ واضح کی گئی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکرؓ مسلمانوں کے خلیفہ بنے تو انہوں نے اپنے خطبے میں یہ بات صاف فرما دی۔

(اے لوگو میں تمہارا والی بنا دیا گیا ہوں حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں تھا نیکی کی راہ پر رہوں تو میری مدد کرو اور اگر برائی کروں تو مجھے سیدھا کر دو جب تک اللہ و رسولؐ کی اطاعت کروں میری اطاعت کرو اور اگر اللہ و رسولؐ کی نافرمانی کروں تو تم پر میری کوئی اطاعت نہیں ہے)

شریعت کو اس لحاظ سے تمام قوانین پر فوقیت حاصل ہے کہ اس نے سب سے پہلے یہ نظریہ پیش کر کے حاکم کے اختیارات کی تحدید کی حاکم و محکوم کے تعلقات کی ٹھوس بنیاد متعین کی اور عوام کو حاکموں پر یہ اختیار دیا کہ وہ شریعت کی رہنمائی میں ان کے عزل و نصب کے پوری طرح مجاز ہیں یہ نظریہ بعد میں دوسرے قوانین میں بھی شامل ہوا مثلاً سترھویں میں شریعت کے پورے گیارہ سو سال بعد انگریزی قانون میں قوم کے اس اختیار کو تسلیم کیا گیا اس کے بعد اٹھارویں صدی کے اواخر میں جب فرانس میں انقلاب آیا تو اس کے نتیجہ میں یہ اصول تمام قوانین میں پھیل گیا۔

قوانین موضوعہ نے اس سلسلہ میں شریعت ہی کو شمع راہ بنایا ہے اور اسی طریقے ہی کو اپنایا ہے جس طرح شریعت میں نصوص کو فیصلہ کن حیثیت حاصل ہے

اسلام کا بنیادی دستور ہے اسی طرح قوانین میں
[illegible]
[illegible]

پاکستان کے عوام اسلامی آئین کے بغیر ترقی نہیں کرسکتے

حکمران طبقہ کنونشن لیگ کے نقش قدم پر چل رہا ہے

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کے اجلاس کی قراردادیں

سرگودھا۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کا اجلاس مولانا مولا بخش امیر ضلع کی صدارت میں شاہ پور صدر میں ہوا جس میں سب سے پہلے گزشتہ سال کی رپورٹ اور اس کے بعد سالانہ آمد و خرچ کا حساب پیش کیا گیا۔ بعد ازاں اجلاس نے ضلع میں جمعیۃ کی تنظیم و توسیع کے بارے میں غور کیا۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ پورے ضلع میں کام کو وسیع کرنے کے لئے مولانا سعید الرحمٰن علوی کو فوری طور پر ضلع کا مبلغ مقرر کیا جائے اور وہ پورے ضلع کا وسیع پیمانے پر دورہ کریں۔ اس کے بعد ضلع کا کنونشن بلایا جائے جس میں مرکزی اور صوبائی راہنماؤں کو مدعو کیا جائے اس کے علاوہ دیگر امور پر بھی بات چیت ہوئی۔ آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) ضلعی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس حکمران طبقہ کی مسلسل غیر جمہوری کاروائیوں کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں عام جلسوں، اخبارات پر پابندی، پریس پر پابندی کو ختم کیا جائے اور یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں فی الفور اسلامی آئین نافذ کیا جائے تاکہ عوام سکھ اور چین کی زندگی گذار سکیں۔ یہ اجلاس شدت سے محسوس کرتا ہے کہ موجودہ حکمران پارٹی بعینہٖ ایوب خاں کی کنونشن لیگ کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔ حکمران پارٹی کو اپنے رویہ میں تبدیلی کرنی چاہیئے۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سیاسی نظر بندوں جناب بزنجو، جناب مینگل، جناب خیر بخش مری اور دیگر تمام لیڈروں کو فی الفور رہا کر کے ملک میں افراتفری کی فضا ختم کرے۔

یہ اجلاس سرحد کے غیور عوام کو مبارکباد دیتا ہے۔ جنہوں نے وہاں کی غیر عوامی غیر جمہوری حکومت کو شکست دیکر ایک مرتبہ پھر ثابت کر دیا کہ عوام مفتی محمود اور ولی خاں کے ساتھ ہیں۔ یہ اجلاس قیوم خاں، شیرپاؤ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے عہدوں سے علیحدہ ہو جائیں کیونکہ بقول ان کے وہ اس ریفرنڈم میں بری طرح شکست کھا گئے ہیں۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی سربراہان کی کانفرنس کے موقعہ پر شیزان ہوٹل کو جو ختم نبوت کے منکروں کا ہے میزبانی کا ٹھیکہ نہ دیا جائے۔ اس سے مسلمانوں کے دل مجروح ہوں گے۔ حکومت کی بدنامی ہوگی اور سربراہوں کے دل میں شکوک و شبہات پیدا ہوں گے۔

یہ اجلاس موجودہ گرانی پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اپنے وعدوں کے مطابق عوام کو ضروریات زندگی سستے نرخوں پر مہیا کرے۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سرحد اور بلوچستان میں آئینی حکومتیں فوراً قائم کی جائیں تاکہ موجودہ آئین پر عملدرآمد ہو سکے۔

یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ سرگودھا میں فوراً سوئی گیس پہنچائی جائے تاکہ عوام اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

(نوٹ) مجلس شوریٰ کا آئندہ ماہانہ اجلاس فائز آباد میں ۲۴ فروری بروز اتوار صبح دس بجے ہوگا۔

جمعیۃ کا مقصد اعلاء کلمۃ الحق ہے

(سمیع الحق)

کراچی (نمایندہ خصوصی) شیخ الحدیث مولانا عبد الحق ممبر قومی اسمبلی کے فرزند اور نامور رسالہ "الحق" کے مدیر مولانا سمیع الحق کے اعزاز میں گزشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام بلدیہ ٹاؤن نے ایک عظیم الشان استقبالیہ دیا جس میں مدیر "الحق" نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی چودہ سو سالہ ملت محمدیؐ کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہے ہیں جو کہ پورے عرب، افریقہ اور دنیا کے تمام ممالک میں اپنے مشنوں کے جال پھیلا رہے ہیں۔ اسلام کے لئے کسی بھی دور میں اتنا عظیم خطرہ کبھی نہیں آیا جتنا کہ اس دور میں مرزائیت کا ہے۔ قادیانی پوری دنیا میں یہود نامسعود کے ایجنٹ بن کر کام کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں جمعیۃ اور دوسری پارٹیوں میں بڑا فرق ہے کہ صرف الیکشن کے لئے وجود میں نہیں آئی بلکہ اس کا مقصد خدا کا کلمہ بلند کرنا ہے اس کا تعلق کسی خاص عہدہ سے نہیں۔ یہ وقتی جماعت نہیں، کہ وقتی طور پر ناکامی ہو جائے تو خاموش بیٹھ جائے۔ بلکہ ہمارا ہر لمحہ حرکت اور عمل سے بھرپور ہونا چاہیئے۔

انہوں نے فرمایا کہ اگر کرسی کے ذریعہ اللہ کا دین سربلند ہو سکتا ہے تو اقتدار میں بھی رہیں گے اور اگر اقتدار سے دینی اقدار مجروح ہو رہی ہوں تو اقتدار کو ٹھوکر مار دینگے۔

مولانا سمیع الحق سے قبل مولانا عبد الرؤف، مولانا حسین احمد مولانا عبد الرزاق اور مولانا وزیر محمد نے بھی خطاب کیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت عند اللہ مقبول ہے

(سید بنوری)

کراچی (نمایندہ خصوصی) مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی شہر کے زیر اہتمام گزشتہ اتوار کو مجلس عمومی کا ایک روزہ اجلاس گل رعنا کلب میں منعقد ہوا۔ احباب نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الحدیث مولانا سید محمد یوسف بنوری نے عقیدہ ختم نبوت کے لئے منظم ہو کر کام کرنے کی پرزور اپیل کی۔ عقیدہ ختم نبوت کو مرکز اسلام قرار دیا، اور قرآن و سنت کی روشنی میں ثابت کیا کہ اگر مرکز اسلام محفوظ ہے تو ہم بھی محفوظ ہیں اور اگر یہ نہ محفوظ رہ سکا تو ہم بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔

حضرت بنوری مدظلہ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ جماعت عند اللہ مقبول ہے اور نبی پاکؐ کی خاص نظر عنایت اس پر ہے اور خادمین کی سعادت ہے۔ جو کہ اس کی کوشش کر رہے ہیں بعد ظہر کے اجلاس میں جو کہ مشہور روحانی پیشوا حضرت مولانا خان محمد صاحب کندیاں شریف کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

حضرت مولانا تاج محمود صاحب مدیر لولاک نے اس عظیم فتنہ سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ جو مسلمان اور اسلام کے لبادہ میں ارتداد کی تبلیغ میں سرگرم ہے جس فتنہ نے برطانوی سامراج کے زیر سایہ محمد عربیؐ کی ختم نبوت پر کاری ضرب لگائی اور جہاد جیسے عظیم عمل کو انگریز کی خوشنودی کے لئے حرام قرار دیا۔ آخر میں مولانا تاج محمود نے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ یہ ادارہ تمام مسلمان فرقوں کا مشترکہ ادارہ ہے جو کہ سرکار دو عالمؐ کی ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ستر برس سے سرگرم عمل ہے، لہذا اس روحانی جماعت کو مزید منظم کرنا مسلمان قوم کا خاص فریضہ ہے۔ آخر میں حضرت مولانا پیر خان محمد صاحب نے دعا فرمائی۔

محمد شریف احرار (مرکزی مبلغ کراچی)

آزاد کشمیر اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے

مولانا امیر الزمان ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء آزاد کشمیر نے ایک بیان میں آزاد کشمیر کی قانون ساز اسمبلی کے اجلاس کو بغیر کارروائی کے ملتوی کرنے کو مضحکہ خیز قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بغیر کارروائی کے بڑے ڈرامائی انداز میں اجلاس ملتوی کر کے حکومت نے اپنی بدنامی خواہ مخواہ مول لی ہے اور اس سے حکومت کے وقار کو دھکا لگا ہے۔

مولانا امیر الزمان نے صدر حکومت آزاد کشمیر سے کہا کہ اسمبلی کا اجلاس فوراً طلب کیا جائے اور اسلامی قوانین سے متعلق بل پیش کیا جائے۔

اسلامی قوانین کے بارے میں علماء کرام اور ماہرین قانون کی مرتب کردہ سفارشات کو اب بلا تاخیر اسمبلی میں لایا جائے۔ مولانا نے کہا۔ امید ہے کہ حزب اختلاف بھی اسلامی قوانین کے بل کی حمایت کرے گی۔

مولانا امیر الزمان نے اس بات پر سخت احتجاج کیا کہ میجر محمد ایوب خاں کی طرف سے غذائی صورت حال کے بارے میں تحریک التواء کو مسترد کیا گیا۔ حالانکہ غذائی صورت حال انتہائی تشویشناک ہے۔ مولانا نے اپیل کی کہ غذائی صورت حال کو وقار کا مسئلہ نہ بنایا جائے۔ یہ خالصۃً انسانی مسئلہ ہے۔

صوبائی جمعیۃ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۹، فروری کی شب ۲۰، فروری بروز ہفتہ بعد نماز ظہر مدرسہ قاسم العلوم اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور میں منعقد ہوگا جس میں ضلعی امراء اور نظماء عمومی بھی شرکت فرمائیں گے اور خاص طور پر حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ اجلاس سے خطاب فرمائیں گے۔

چونڈہ میں مسلمانوں پر قادیانیوں کی وحشیانہ فائرنگ

پولیس نے رپورٹ درج کرنے سے انکار کردیا

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کے امیر حضرت مولانا مفتی بشیر احمد قادری اور ناظم عمومی مولانا حافظ شمس الحق نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ گزشتہ جمعہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں مسلمانوں کے ایک پرامن اجتماع پر قادیانی غنڈوں نے چاقوؤں، کلہاڑیوں اور ریوالوروں کے ذریعہ وحشیانہ حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں متعدد مسلمان زخمی ہوگئے ہیں۔ قادیانیوں نے سادہ لوح مسلمانوں کی دین سے بے خبری سے فائدہ اٹھاکر اس علاقہ کو تبلیغی سرگرمیوں کا اڈہ بنا رکھا تھا۔ مگر علماء حق کی مخلصانہ جدوجہد اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی سرگرمیوں کے باعث قادیانی بوکھلا اٹھے ہیں اور اب انہوں نے طاقت آزمائی کا راستہ اختیار کرلیا ہے۔

مشترکہ بیان میں بتایا گیا ہے کہ اس وحشیانہ حملہ کی رپورٹ مقامی پولیس چوکی میں درج کرانے کی کوشش کی گئی مگر پولیس نے رپورٹ درج کرنے سے انکار کردیا۔ جس کی وجہ سے شہر چونڈہ اور گردونواح میں سخت اشتعال پھیل چکا ہے اور حالات کسی بھی لمحہ خطرناک صورت اختیار کرسکتے ہیں جمعیۃ کے راہنماؤں نے قادیانیوں کی فائرنگ اور پولیس کے جانبدارانہ رویہ کی پرزور مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس واقعہ کی تحقیقات کرائی جائے۔ متعلقہ پولیس افسران کو معطل کیا جائے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کا محاسبہ کیا جائے۔

نعمانپورہ میں ڈسپنسری قائم کی جائے

نعمانپورہ باغ۔ جمعیۃ الطلباء آزاد جموں و کشمیر کے ناظم اعلیٰ مولانا امیر الزمان اور نعمانپورہ شاخ کے صدر مولانا قاری محمد انور نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں ڈائریکٹر محکمہ حفظان عامہ سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ نعمانپورہ جیسے گنجان آبادی میں ڈسپنسری قائم کرکے عوام علاقہ کی دیرینہ خواہش پوری کریں۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ باغ اور نعمانپورہ کے درمیان ایک عظیم خونی نالہ حائل ہونے کی وجہ سے موسم سرما میں عوام محکمہ کا تعاون حاصل کرنے سے بالکل محروم رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اہل محکمہ کا فرض ہے کہ وہ عوام کی اس اہم اور بنیادی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے فوری توجہ کریں۔

مرزائی افسر کی خرمستیاں

مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے مبلغ مولانا ضیاء الدین آزاد اور جمعیۃ علماء اسلام کے مبلغ ڈاکٹر غلام محمد نے ایک مشترکہ بیان میں گوجرانوالہ کے قادیانی انکم ٹیکس آفیسر محمود احمد کے رویہ پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ مذکورہ افسر مقامی قادیانی جماعت کی ہدایت پر مسلمان تاجروں اور ٹیکس گذاروں کو تنگ کر رہا ہے اور مسلمانوں پر انتہائی زیادہ ٹیکس عائد کرکے انہیں مجبور کیا جاتا ہے کہ اس میں تخفیف کے لئے مقامی مرزائی امیر کی سفارش لائیں اور جو سفارش نہیں لاتا اس سے چارگنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اس افسر کو فوری طور پر معطل کرکے فرقہ وارانہ جذبات ابھارنے کے الزام میں اس پر مقدمہ چلایا جائے۔

جمعیۃ سے اخراج

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور شہر کا اجلاس زیر صدارت خان غلام سرور خان منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم نو کے پروگرام مرتب کئے گئے اور جمعیۃ علماء اسلام کے شعبہ نشر و اشاعت کے کام کو بہتر بنانے کے پروگرام مرتب کئے گئے۔ اجلاس کے ایک فیصلہ کے مطابق جماعتی فیصلوں سے انحراف کے باعث مولوی خیر محمد کو جمعیۃ علماء اسلام کی ابتدائی رکنیت سے خارج کردیا گیا۔ اور جمعیۃ کے تمام اراکین کو ہدایت کی گئی کہ مولوی خیر محمد کے ساتھ کسی قسم کا تعاون نہ کیا جائے۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس بہاولپور شہر میں ٹریفک کے ناقص انتظام اور پولیس کی لاپرواہی اور دھاندلی کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہے اور ایس پی صاحب، ڈی آئی جی صاحب سے مطالبہ کرتا ہے کہ پولیس کو ٹریفک کے اصول بتائے جائیں اور ریڑھی والوں سے جو ماہانہ کوٹہ وصول کیا جاتا ہے وہ بھی بند کیا جائے۔ (عبدالمجید ناظم اعلیٰ)

بیانات کی تردید

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے سابق ناظم نشریات جناب غلام مصطفیٰ نے ایک بیان میں جمعیۃ کی مرکزی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اخبارات میں ان سے منسوب بیانات کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ میں نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے خلاف کوئی بیان نہیں دیا۔ یہ بیانات مولوی اسفند یار صاحب نے از خود میری طرف منسوب کردیئے ہیں اور میں ان کی تردید اور مذمت کرتا ہوں۔

فلسطینی مجاہدین کی مدد کی جائے

لائلپور۔ جمعیۃ علماء اسلام شہر لائلپور کے امیر مولانا عبدالعظیم جالندھری، چوہدری فضل حق نائب امیر۔ مولانا محمد یوسف ربانی ناظم عمومی، صوفی محمد بشیر خان ناظم نشر و اشاعت نے مشترکہ بیان میں اسلامی کانفرنس پر سربراہان حکومت کی مہمان نوازی لاہور کے مرزائی شیزان ہوٹل کے سپرد کرنے کی سخت مذمت کی ہے .... اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اسلام کے غیور سپوت جناب کرنل قذافی اور جلالۃ الملک شاہ فیصل اور دوسرے زعمائے اسلام و عرب کے عظیم راہنما جناب انور السادات جنہوں نے اپنے ممالک میں مرزائیت پر مکمل پابندی لگا رکھی ہے۔ ان کی نظروں میں پاکستان کو رسوا ہونے سے بچائیں اور ...... اسرائیل میں تبلیغی مشن قائم کرنے والے سامراجی ایجنٹوں سے پاکستان کو محفوظ رکھیں۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ اس عظیم اسلامی کانفرنس کے موقعہ پر بیت المقدس کے بارے میں حکومت پاکستان ایک مؤثر قرارداد پاکستانی حکومت کی طرف سے پیش کرے۔ اور اس کے لئے اپنے تمام مادی وسائل کے ساتھ فلسطینیوں کی عملاً امداد کا بھی یقین دلائے۔

سربراہ کانفرنس کا خیر مقدم

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے ناظم اور کالا گوجراں کے خطیب مولانا مفتی رشید احمد ارشد نے ایک بیان میں لاہور میں منعقد ہونے والی مسلم سربراہ کانفرنس کا پرجوش خیر مقدم کیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے عالم اسلام کے اتحاد کی راہ ہموار ہوگی۔ آپ نے مسلم سربراہوں سے اپیل کی ہے کہ اس کانفرنس میں عالم اسلام میں اسلامی نظام کے نفاذ، مرزائیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور اقتصادی میدان میں مسلم ممالک کے اتحاد کے سلسلے میں ٹھوس اقدامات اور فیصلے کئے جائیں۔

گھر والے میری تقریر سنیں گے

چشم بد دور امسال سرکاری حج وفد میں عالی مقام مولانا عبدالحکیم صاحب ایم، این، اے بھی شامل تھے۔ حرمین شریفین سے واپس کراچی پہنچے تو آپ کے سامان مبارک میں ایک عدد ٹیلیویژن بھی تھا۔ سفر مبارک کی برکت سے کسٹم ڈیوٹی سے بھی چھٹکارا مل گیا۔

ایک عقیدتمند نے جرأت کرکے دریافت کیا کہ حضرت آپ کو ٹی وی کی کیا ضرورت تھی؟ تو حضرت فوراً گرجے کہ اس کے ذریعہ "میری تقریر میرے گھر والے سنیں گے"

(قاری عمر سلطان کراچی)

طلباء کیلئے خوشخبری

جامعہ عثمانیہ پیر محل میں حفظ، ناظرہ، ابتدائی کتب فارسی اور ساتھ پرائمری تعلیم دی جاتی ہے۔ بیرونی طلباء کے لئے رہائش، خوراک اور دیگر ضروریات کا مکمل انتظام ہے اور داخلہ جاری ہے۔ بیرونی طلباء حضرات فوری طور پر تشریف لائیں۔

خادم قوم (مولانا) محمد صدیق صاحب ربانی مہتمم
جامعہ عثمانیہ غلہ منڈی پیر محل ضلع لائلپور

طلباء کی سرگرمیاں

رپورٹ ——— قاضی محمد اشرف

جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت

گورنمنٹ کالج لاڑکانہ کے دو طالب علموں جناب نور احمد کھہڑو اور جناب منظور الٰہی عباسی اور گورنمنٹ سکینڈری سکول کے دو طلباء جناب مجیب الرحمان سومرو اور جناب عبدالرحمان بلوچ نے جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام سے متاثر ہو کر اس تنظیم میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام ہی طلباء کی واحد تنظیم ہے جو صحیح معنوں میں اسلامی نظام تعلیم کو رائج کروانے کے لئے کوشاں ہے۔ آخر میں انہوں نے تاحینِ حیات جمعیۃ سے وفاداری کا پُرعزم اعلان بھی کیا

جمعیۃ طلباء اسلام مظفر گڑھ

۲۳ر جنوری ۱۹۷۴ء کو جمعیۃ طلباء اسلام مظفر گڑھ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا:-

صدر جناب محمد حنیف III ایر گورنمنٹ کالج مظفر گڑھ

نائب صدر۔ جناب عمر فاروق III ایر " " "

ناظم عمومی۔ " ملک اعجاز احمد II ایر " " "

ناظم۔ جناب لیاقت علی I ایر " " "

ناظم نشریات جناب نعیم احمد II ایر " " "

خازن۔ جناب شعیب عتیق III ایر " " "

انتخاب کے بعد نومنتخب صدر جناب محمد حنیف صاحب نے جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام اسلام کے سب سے بڑے دشمن انگریز کی مسترد کردہ لعنت انگریزیت کے خلاف جدوجہد کر رہی ہے اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے غیر اسلامی اقدار کا خاتمہ ضروری ہے۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ وہ ضلعی تنظیم مکمل کرنے کے لئے جلد ہی پورے ضلع کا دورہ کریں گے۔

جمعیۃ طلباء اسلام بہاولپور

کا ایک اجلاس گذشتہ ہفتے منعقد ہوا۔ جس میں ضلع بہاولپور کے ناظم عمومی اور جامعہ اسلامیہ بہاولپور کی سٹوڈنٹس یونین کے ناظم نشریات سید محمد ابوبکر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم اسلامی معاشرت کے قیام کے لئے جو کوششیں کر رہے ہیں وہ آخری دم تک جاری رکھیں گے۔ خلافِ اسلام تمام پروگرام اور تہذیب کا خاتمہ کر کے دم لیں گے۔ انہوں

کیا اسلام دورِ حاضر کے تقاضوں پر پورا اتر سکتا ہے؟

جمعیۃ طلباء اسلام کراچی کے زیر اہتمام مجلس مذاکرہ

جمعیۃ طلباء اسلام کراچی کے زیر اہتمام گذشتہ ماہ ایک مجلس مذاکرہ مذکورہ بالا عنوان سے منعقد ہوئی۔ جس میں جمعیۃ طلباء اسلام کراچی کے مندرجہ ذیل اراکین نے حصہ لیا۔ جناب عبدالرحمان۔ جناب محمد جمیل خاں، جناب نور محمد۔ جناب محمد رفیق۔ جناب محمد علاؤ الدین۔ جناب عبدالرزاق۔ جناب کریم بخش اور جناب محمد فاروق قریشی۔

بہترین مقرر جناب محمد فاروق قریشی اول قرار پائے

انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ اگر کوئی شخص سوال کو اس حد تک محدود رکھے کہ عیسائی مذہب۔ یہودی مذہب یا اسلام کے علاوہ دیگر کوئی بھی مذہب موجودہ دور کے تقاضوں پر پورا نہیں اترتا تب تو اس کا جواب ہو گا، چونکہ مذکورہ مذاہب آفاقیت اور ہمہ گیریت سے تہی ہیں اور پھر نہ ہی ان مذاہب کے لانے والوں نے اس قسم کا کوئی دعوٰی کیا ہے۔ جبکہ دین اسلام اقوام عالم کی ہر دور میں ہدایت و راہنمائی کے لئے بھیجا گیا۔ سائنس اور اکتشافات کے موجودہ دور میں اسلامی قوانین کی صداقت پہلے سے کہیں زیادہ روشن اور مبین نظر آتی ہے۔ خانگی معاملات سے لے کر بین الاقوامی قوانین تک اسلام واضح اور غیر مبہم ابدی ہدایت رکھتا ہے۔ اسلام کا اپنا ایک سیاسی نقطۂ نظر ہے۔ صدر مملکت یا خلیفہ وقت کے انتخاب میں اسلام شورائی طرز عمل کو پسند کرتا ہے۔ معاشی عدم توازن اسلام کی نگاہ میں ایک مذموم فعل ہے۔ اس سلسلے میں اسلام چاہتا ہے کہ دولت گردش کرتی رہے اور فرد واحد کے ہاتھ میں جمع نہ ہو۔ اسلام ایسی معاشرت چاہتا ہے جو فرد کے شخصی احترام کے ساتھ اجتماعی مفادات کے لئے بھی مفید ہو۔ معاملات پر بحث کرتے ہوئے اسلام اس بنیادی نکتہ پر زور دیتا ہے۔ "رہو سہو بھائیوں کی طرح لیکن معاملات اور لین دین اجنبیوں کی طرح کرو"۔ عبادات کے موضوع پر اسلام خدا اور بندے کے تعلق کے ساتھ ساتھ اجتماعیت کو ترجیح دیتا ہے۔ پنجگانہ نماز باجماعت اور فریضہ حج اس حقیقت کے مظاہر ہیں۔ اسلام صنعتی میدان میں ترقی سے نہیں روکتا بلکہ مزدوروں کے استحصال سے روکتا ہے۔ اسلام کے بعد کوئی اور دین نہیں۔ لہٰذا یوں بھی ضروری تھا کہ اسلام ہر دور کے لئے جامع ہو۔

نے حکومت کے طلبہ پر تشدد اور عوامی مظالم کی پرزور مذمت کی اور جامعہ اسلامیہ بہاولپور سے خارج کئے گئے طلباء کو دوبارہ داخلہ دینے پر زور دیا۔

جمعیۃ طلباء اسلام شورکوٹ

کے زیر اہتمام خلیفۂ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی یاد میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب حافظ عبداللطیف صاحب نے کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام صحابہ کرامؓ کی معیاریت حق کو جزو ایمان سمجھتی ہے۔ لہٰذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم صحابہ کرام کے مناقب اور ان کی خدمات کا بنظر غائر مطالعہ کریں۔

جمعیۃ طلباء اسلام رحیم یار خاں

کا ایک اجلاس گذشتہ دنوں جناب محمد علی صاحب (سرپرست شہری تنظیم) کے زیر صدارت منعقد ہوا جس میں تنظیمی امور پر غور کیا گیا اور کام کو آگے بڑھانے کے لئے لائحہ عمل تیار کیا گیا۔ اجلاس میں مقامی کالجوں کے طلباء نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز درس قرآن پاک سے ہوا۔ بعد ازاں ضلعی جمعیۃ کے صدر جناب امام بخش مظہر نے ایک ولولہ انگیز خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام صحیح اسلامی عقائد و نظریات کی تبلیغ و اشاعت اور اسلامی اقدار کے احیاء کے لئے میدان عمل میں آئی ہے۔ ان کے خطاب کے بعد بہت سے طلباء نے جمعیۃ کے پروگرام سے متاثر ہو کر جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔

خیرپور (سندھ)

گذشتہ ہفتے جمعیۃ طلباء اسلام کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ مقامی ناظم عمومی جناب احمد شاہ کلانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کوشاں رہیں گے۔ اپنے محبوب اعظم جناب محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی بقاء و استحکام کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور اس ملک میں اسلامی نظام کے قیام کے لئے آخری دم تک جدوجہد و کاوش جاری رکھیں گے۔

پیریالو ضلع خیرپور (سندھ)

گذشتہ دنوں جمعیۃ طلباء اسلام پیریالو ضلع خیرپور کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے:-

(۱) دار المطالعہ کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔

(۲) ناظم دفتر جناب عبداللطیف میمن کو مقرر کیا گیا۔

(۳) روزنامہ اخبار حریت، عزم اور ہفت روزہ ترجمان اسلام کے اجراء کا فیصلہ ہوا۔

اس سے قبل پیریالو کی تنظیم کی طرف سے جمعیۃ کے تمام اراکین اور معاونین کو عید ملن پارٹی دی گئی۔ جس میں مہمان خصوصی جناب حاجی خیر محمد میمن تھے۔ حاجی صاحب موصوف نے فرمایا کہ طلباء میں صرف جمعیۃ طلباء اسلام ہی واحد تنظیم ہے۔ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے کام کر رہی ہے۔

جمعیۃ طلباء اسلام ٹنڈو الہٰیار (سندھ)

گذشتہ دنوں جمعیۃ طلباء اسلام ٹنڈو الہٰیار کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ٹنڈو الہٰیار کی ایک ممتاز شخصیت جناب حاجی دعل محمد یوسفانی کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور ان کے لئے قرآن خوانی بھی کی گئی۔ مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ، دیندار، عالم دوست اور جمعیۃ طلباء اسلام کے شفیق سرپرست تھے۔ خصوصاً سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے۔ بہت سے دینی مدارس میں آپ کا مالی تعاون ہمیشہ جاری رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

جمعیۃ طلباء اسلام پنو عاقل ضلع سکھر

گذشتہ دنوں جمعیۃ طلباء اسلام پنوں عاقل کا ایک اجلاس ہوا جس میں ناظم عمومی جناب سلطان عادل صاحب نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام کا مقصد انگریزیت کے خلاف جہاد کرنا ہے۔ ہمارے اکابرین نے انگریزوں سے جہاد کر کے انہیں تو اس ملک سے نکال دیا تھا لیکن انگریزیت ابھی تک یہاں باقی ہے۔ لہٰذا ہمیں اس کے خلاف جدوجہد کرنی ہے تاکہ ہم صحیح معنوں میں اخلاقی اقدار کو اپنا سکیں۔ جناب محمد ہاشم اور عبد الحفیظ صاحب نے بھی اجلاس سے خطاب کیا۔ یہاں کا انتخاب درج ذیل ہے۔

صدر	جناب عبد الحکیم صاحب
نائب صدر	″ امداد اللہ صاحب
ناظم عمومی	″ سلطان عادل چوہدری
خازن	″ رفیق احمد صاحب

انتخاب ڈھڈیال ضلع سرگودھا

صدر	محمد یعقوب احسن
نائب صدر	قاری محمد بخش
ناظم اعلیٰ	حافظ محمد مظفر
ناظم	محمد منصب
خازن	جناب شیر محمد

ضلع ہزارہ کے لوگوں کو مفتی محمود صاحب کی قیادت پر مکمل اعتماد ہے

جمعیۃ صوبہ سرحد کے ناظم جناب فقیر محمد ہزاروی نے مفتی صاحب کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہزارہ کے تمام لوگ مفتی محمود صاحب، حضرت درخواستی صاحب، حضرت مولانا عبید اللہ انور اور مولانا محمد ایوب صاحب بنوری کی قیادت پر مکمل اعتماد رکھتے ہیں۔ مولانا ہزاروی اور مولانا عبد الحکیم صاحب کے ساتھ سوائے چند مفاد پرست لوگوں کے اور کوئی نہیں ہے۔

انہوں نے کہا کہ ان حضرات کو غلط انداز گفتگو سے پرہیز کرنا چاہیئے اور حضرت مفتی صاحب جیسی عظیم شخصیت کی شان میں ناشائستہ الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ اگر وہ اپنے آپ کو قوم کا خیر خواہ سمجھتے ہیں تو اپنی سیٹوں سے مستعفی ہو کر دوبارہ الیکشن لڑ کر دیکھ لیں کہ ان کا کیا حشر ہوتا ہے

اعلان

جمعیۃ طلباء اسلام بھکر کے اراکین رانا محمد اسلم اور حافظ محمد ابراہیم کو جمعیۃ کی پالیسی سے اختلاف کی بنا پر جمعیۃ سے خارج کر دیا گیا ہے۔

صوبہ پنجاب نے اپنی تمام شاخوں کی کارکردگی سے آگاہ رہنے کے لئے ماہانہ رپورٹ فارم چھپوا لئے ہیں جو کہ تمام شاخوں کو بھیج دیئے گئے ہیں۔ تمام شاخیں ماہ جنوری کی رپورٹ پُر کر کے بھیج دیں۔ اگر کسی شاخ کو فارم نہ ملا ہو تو فوراً مرکز سے منگوا لیں۔

تربیتی پروگرام

ایک فیصلے کے مطابق مرکزی دفتر لاہور میں ہر مہینہ سہ روزہ تربیتی پروگرام شروع کر دیا گیا ہے (یاد رہے کہ یہ پروگرام ہر جمعہ ہفتہ اور اتوار کو ہوتا ہے) ۱۸، ۱۹، ۲۰ جنوری کو لائلپور سے جناب محمد اشفاق صاحب ٹھٹھہ۔ حیدر آباد سے جناب حافظ محمد اسماعیل صاحب، گوجرانوالہ سے جناب میاں محمد عارف صاحب اور لاہور سے جناب حافظ محمد طاہر صاحب شریک ہوئے۔

پنجاب کے تمام فعال، سرگرم اور ذمہ دار ساتھی فوراً اپنے نام اور پتے لکھ کر مرکزی دفتر میں بھیج دیں تاکہ باری باری سب کو بلایا جا سکے۔

عزائم

ٹریکٹ ۲ شائع ہو چکا ہے۔ تمام طلباء جلد از جلد منگوا لیں۔ فرمائشی خطوط مرکزی دفتر جمعیۃ طلباء اسلام ۵۶ میکلوڈ روڈ لاہور کے پتے پر بھیجیں۔

صوفی حسین احمد کی گرفتاری

جمعیۃ علماء اسلام سکھیکی ضلع گوجرانوالہ کے ممتاز راہنما اور مرکزی مجلس عمومی کے رکن جناب حکیم صوفی حسین احمد صاحب لدھیانوی کو گذشتہ روز سکھیکی پولیس نے اقدام قتل اور بلوہ کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے اور ان کے دو صاحبزادوں کو بھی حراست میں لے لیا ہے تحصیل حافظ آباد کے سیاسی حلقوں نے اس گرفتاری کو سراسر سیاسی انتقامی کاروائی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اپوزیشن کارکنوں کو ہراساں کرنے کے لئے حکومت کی متواتر انتقامی کاروائیوں کا ایک حصہ ہے۔

مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد یوسف عثمانی اور ڈاکٹر غلام محمد پر مشتمل جمعیۃ کے ضلعی وفد نے سکھیکی تھانہ کی حوالات میں صوفی حسین احمد صاحب اور ان کے صاحبزادوں سے ملاقات کی اور ان سے تفصیلی حالات معلوم کئے۔ ملاقات کے بعد وفد کے قائد مولانا زاہد الراشدی نے ایک اخباری بیان میں صوفی صاحب کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کے ہتھکنڈوں سے جمعیۃ کے کارکنوں کو راہ حق سے ہٹایا نہیں جا سکتا۔ جمعیۃ کے کارکن دین حق کی سربلندی کی خاطر مصروف جدوجہد ہیں اور وہ کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے

کراچی میں رسالہ ترجمان اسلام

کراچی شہر کے احباب کی سہولت کی خاطر ہر ہفتہ تازہ ترین رسالہ ترجمان اسلام شہر کے ان اسٹالوں سے دستیاب ہے

طاہر بک سینٹر ٹرام جنکشن صدر
اقبال بک ہاؤس ″ ″
خان بک سٹال ″ ″
عبد الغفور بک سٹال ایمپریس مارکیٹ
لوڈان بک سٹال ″ ″
ایم ایس نیوز ایجنسی ریگل صدر
بدر نیوز ایجنسی ″ ″
غزال بک سٹال ″
لائٹ آف پاکستان بک سٹال پرنس روڈ
عوامی بک سٹال بولٹن مارکیٹ
کوہ نور بک سٹال لی مارکیٹ
نیو تاج بک سٹال ″
پاکستان نیوز پیپر بک سٹال لی مارکیٹ
حاجی بک سٹال جونا مارکیٹ
مولوی محمد سعد کتب فروش نیو ٹاؤن جامع مسجد
غلام مصطفیٰ بک سٹال ناظم آباد
مولوی محمد سعدی چھوٹا میدان ناظم آباد
فرنٹیئر بک سٹال شیر شاہ کالونی
نسیم نیوز ایجنسی پیراڈائز صدر
غلام علی بک سٹال پرانا گولی مار
عابد اینڈ عابد چورنگی ناظم آباد

لانڈھی، کورنگی، ملیر، ڈرگ کالونی، نیو کراچی، کیماڑی، لیاقت آباد، نارتھ ناظم آباد، سعود آباد، کھوکھراپار وغیرہ کے احباب اپنے ہاں ایجنسی کے لئے فون ۲۲۷۲۹۴ پر رجوع کریں۔

نیز شہر اور مضافات میں جہاں رسالہ دستیاب نہ ہو، تو ایک کارڈ لکھ کر ہمارے نمائندہ کو طلب کریں یا فون نمبر ۲۲۷۲۹۴ پر رجوع کریں۔

محمد رمضان میمن ایجنٹ ترجمان اسلام مدرسہ تعلیم الفرقان
توحید نگر چاکیواڑہ ـ کراچی ۱

مولانا غلام محمد کا وصال

جامع مسجد جہانیاں منڈی کے خطیب استاذ العلماء حضرت مولانا غلام محمد لدھیانوی ۱۸ جنوری کو عالم فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ساری عمر دین حق کی خدمت میں گزاری۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر نے مولانا مرحوم کے وصال کو بہت بڑا صدمہ قرار دیا ہے اور ایک تعزیتی بیان میں کہا ہے کہ مولانا غلام محمد لدھیانوی مشفق استاذ اور متبحر عالم دین تھے۔ ان کی وفات سے ان کے شاگردوں کو گہرا صدمہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائیں۔

اسلام میں سزائے ارتداد

مولانا مفتی عبد الشکور
ترمذی ساہیوال ضلع
سرگودھا

قسط نمبر ۶

یہ اور بات ہے کہ مرتدین کی جماعت بھی بعض مرتبہ قوت و شوکت حاصل کر کے مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ پر تیار ہو جاتی ہے۔ اور اس سے مسلمانوں کو بھی مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ یہیں سے مضمون نگار کی اس بات کا جواب بھی سمجھ میں آگیا ہوگا۔ کہ اس سے مراد وہی لوگ ہیں جو اسلام کو چھوڑ کر ساتھ ہی مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار سے جا ملتے تھے۔ پہلا جو شخص دار السلام کو چھوڑ کر دار الکفار میں چلا جاتا تھا۔ اس پر سزائے قتل کا جاری کرنا کب ممکن تھا۔ اور ایسے لوگ اس سے کیسے مراد پا سکتے ہیں۔ جن پر سزائے قتل کا جاری کرنا ممکن ہی نہیں رہتا۔ اسی طرح مضمون نگار نے جو یہ لکھا ہے کہ صلح حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شرط قبول کی تھی کہ کوئی مسلمان کفار کے ساتھ جا ملے تو واپس نہیں کیا جائیگا اگر قرآن میں مرتد کی سزا قتل ہوتی تو آپ اس کے خلاف شرط کبھی قبول نہ کرتے۔ (حوالہ بالا) اس کا جواب بھی اس سے ہو گیا کہ جو شخص مرتد ہو کر دار الحرب میں چلا گیا۔ حاق بدار الحرب کے بعد اب اس پر سزائے ارتداد کا نافذ کرنا ممکن ہی نہیں رہا اور وہ اسلامی سلطنت کے دائرہ اختیار سے نکل گیا ایسے شخص کے واپس نہ کئے جانے کی شرط کو قبول کر لینا اس کی دلیل نہیں بن سکتی کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل نہیں ہے۔

خلفائے راشدین کا تعامل:۔ خلفائے راشدینؓ نے جن لوگوں کو سزائے ارتداد میں قتل کیا ہے ان میں ایسے مرتد بھی یقیناً شامل ہیں جن سے کسی قسم کا ارادہ فساد یا محاربہ کا ظہور نہیں ہوا۔ اور حضرت معاذ بن جبلؓ والی حدیث جو پہلے گذر چکی ہے۔ اس سے بھی واضح ہے کہ مرتد کی سزا کے لئے محاربہ شرط نہیں صرف ارتداد پر ہی مرتد کو سزائے قتل دے دی جاتی ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ اب رہا مضمون نگار کا یہ شبہ کہ مسلمہ کذاب نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی ترک اسلام کر کے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مگر حضورؐ نے اس کو مرتد سمجھ کر قتل کرنے کا حکم نہ دیا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب مسلمہ کذاب نے لشکر جمع کر کے حضرت ابوبکر خلیفہ اولؓ سے بغاوت کی تو سخت لڑائی کے بعد قتل کیا گیا۔ (حوالہ بالا)

اس کا ازالہ اگر غور سے دیکھا جائے تو اس واقعہ سے ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ مسلمہ کذاب کے قاصد نے جب حضور اکرمؐ کے سامنے مسلمہ کذاب کی رسالت کی تصدیق کی تو اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ اگر قاصد قتل کئے جاتے تو میں تمہاری گردن اڑا دینے کا حکم کرتا۔ (سیرۃ ابن ہشام صفحہ ۶۰۰ جلد ۲)

★

یہ فرمان اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد کسی نئے مدعی نبوت کی تصدیق سے آدمی مرتد اور مستحق سزائے قتل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے خلیفہ راشد حضرت عثمان غنیؓ سے جب ان کے دورِ خلافت میں مسلمہ کذاب کے ماننے والوں کو گرفتار کر کے ان کے بارہ میں حکم دریافت کیا گیا تھا تو انہوں نے یہ حکم صادر فرمایا تھا:۔

اعرض علیھم دین الحق و شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن قالھا و تبرا، فلا تقتلوہ ومن لزم دین مسیلمہ فاقتلوہ (احکام القرآن جصاص ص۲۸۸ جلد ۲) وسنن کبریٰ اور بیہقی ص۲۰۱ جلد نمبر ۸)

اس فرمان میں یہی صراحت کے ساتھ موجود ہے۔ کہ دین مسیلمہ پر قائم رہنا ہی موجب سزائے قتل ہے۔ جب جھوٹی نبوت کے دعویدار کی تصدیق حسب فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ارتداد اور موجب سزائے قتل ہے۔ تو کیا کوئی عاقل اس کا تصور کر سکتا ہے۔ کہ خود جھوٹی نبوت کا دعویدار مرتد اور سزائے قتل کا مستحق نہیں ہوگا؟

ہمارے مضمون نگار کے کہنے کے مطابق اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ مسیلمہ کذاب کے قتل کی وجہ اس کا بغاوت کرنا تھا۔ اور چونکہ اس نے حضرت ابوبکر خلیفہ اول سے بغاوت کی تھی۔ اس لئے وہ قتل کیا گیا تھا۔ تو پھر بھی اس کے قاصد کا مستحق سزائے قتل ہونا محض اس کے ارتداد ہی کی وجہ سے تھا۔ ورنہ تبلایا جائے کہ اس کے قاصد نے آں حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقابلہ میں کونسی لشکر کشی کی تھی جس کی بنا پر لسان نبوت سے سزائے قتل کا مستحق قرار پایا تھا۔ اس کو محض مسیلمہ کذاب کی رسالت کی تصدیق کرنے پر ہی مستحق سزائے قتل قرار دینے کی۔ ماسوائے ارتداد کے اور کونسی وجہ ہو سکتی ہے؟

دراصل ہمارے مضمون نگار نے واقعہ کے اس جز کی طرف سے بالکل چشم پوشی کر لی ہے اس لئے انہوں نے یہ لکھ دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کو مرتد سمجھ کر قتل کرنے کا حکم نہیں فرمایا

اس کے علاوہ بخاری شریف کے باب النفخ فی المنام میں علامہ ابن حجرؒ نے ابن بطال سے نفخ کی تعبیر میں نقل کیا ہے۔

یعبر بازالۃ الشیئ المنفوخ بغیر تکلف شدید لسھولۃ النفخ علی النافخ ویدل علی الکلام وقد اھلک اللہ الکذابین المذکورین بکلام صلی اللہ علیہ وسلم وامرہ یقتلھما (فتح الباری ص۵۰۶ جلد نمبر ۲۸)

اس میں صاف تصریح ہے۔ کہ بخاری شریف میں حضورؐ کے جس خواب کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک میں سونے کے کنگن دیکھ کر ان کو پھونک مار کر اڑا دیا، اور کنگنوں سے اپنے دو کذاب اول تو مراد ہیں ایک عنسی دوسرا مسیلمہ (بخاری شریف صفحہ ۱۰۴ ج ۲) اس میں پھونک مارنے کی تعبیر اور اس سے مراد آنحضرتؐ کا ان دونوں کذابوں کے قتل کرنے کا حکم فرمانا ہے۔ چنانچہ اسود عنسی جس نے صنعاء یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کے فتنہ کے استیصال کے لئے فرمان نبوی حضرت معاذ بن جبل کے نام پہنچا تھا۔ ادران کے ایک لشکری فیروز نامی نے حضور کے وصال سے ایک روز قبل اس کو قتل کر کے جہنم واصل کر دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی اس کی خبر ملی تو آپؐ نے اس وقت صحابہ کرامؓ کو اسود عنسی کے قتل کی خوشخبری دی اور فرمایا، فاز فیروز، فیروز کامیاب اور فیض المرام ہوا (فتح الباری صفحہ ۷۷ جلد ۱۷) اور تاریخ طبری ص۲۸۸ جلد ۳ اور مسیلمہ کذاب کے دعویٰ نبوت کا ظہور حسب تصریح تاریخ ابن اثیر صفحہ ۱۴۵ جلد ۳ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع سے واپسی کے بعد ہوا اور تقریباً اس کے بارہ میں اگرچہ آپ اس طرح کا انتظام نہیں کر پائے تھے۔ جس کا انتظام اسود عنسی کے بارہ میں فرما دیا تھا۔ مگر چونکہ اسود عنسی کے بارہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے موجود تھا۔ نیز مسیلمہ کذاب کے قاصد کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور نفخ فی المنام کی تعبیر سے بھی آپ واقف اور باخبر تھے۔ اس لئے حضرت ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور عمل کی پیروی اور تعمیل کرتے ہوئے اپنی خلافت کی ابتداء ہی میں حضرت خالد بن ولیدؓ کو ایک لشکر دے کر مسیلمہ کذاب کے فتنہ کے استیصال کے لئے روانہ کر دیا اور اس لشکر کے ایک سپاہی حضرت وحشیؓ نے اس کذاب کو جہنم میں پہنچا دیا۔ اس طرح جس مہم یعنی استیصال مرتدین کا آغاز خود بنفس نفیس آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔ اور فنفختھما کی تعبیر میں جس مہم کے انتظام کی ذمہ داری قبول فرمائی تھی اور اس کی تکمیل سے پہلے ہی آپؐ کا وقت موعود آپہنچا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم مقام ہو کر اس کو آپ کے منشاء اور حکم کے مطابق پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا تھا۔ اور مسیلمہ کذاب کے فتنہ کے استیصال کرنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت اور قائم مقامی کا حق ادا کر دیا۔

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتنہ اسود عنسی کی طرح مسیلمہ کذاب کے فتنہ کے لئے بھی مہلت فرماتے تو آپ ایسا ہی حکم فرماتے جیسا کہ اسود عنسی کے لئے فرمایا تھا۔ مگر شاید اس مہم کی ابوبکر صدیقؓ کے دست حق پرست پر تکمیل کرانے میں